باب 3

بینک
Bank

اہم موضوعات

- بینکوں کی اقسام
- تجارتی بینکوں کے فرائض
- اعتباری زر کی تخلیق
- حدود یا بندشیں
- مرکزی بینک کے فرائض
- بازارِ زر کا ناظم یا مرکزی بینک کا زرِ اعتبار پر کنٹرول
- سود کا مفہوم
- سود کے متعلق امام فخر الدین رازی کے خیالات
- حُرمتِ سود کی وجوہات
- اسلام میں بلاسود بینکاری کا تصور
- شراکت کی جدید اقسام
- اسلامی نظامِ معیشت میں بینکاری
- بلاسود بینکاری میں عملی پیش رفت کا جائزہ
- پاکستان میں بلا سود بینکاری
- اہم مشقی سوالات

www.downloadclassnotes.com

بینک (Bank)

بینک کی تعریف (Definition of Bank): بینک ایک ایسا مالی ادارہ ہوتا ہے جو لوگوں کی امانتوں کو اپنے پاس رکھتا ہے اور انہی امانتوں میں سے ضرورت مندوں کو قرضے دیتا ہے۔ اس طرح سے وہ لوگوں کی آمدنی میں سے فالتو رقم اپنے پاس جمع کرتا ہے اور اس میں سے قرضہ جاری کر کے نہ صرف زر کی تخلیق کرتا ہے بلکہ منافع بھی حاصل کرتا ہے اور تجارت کو فروغ دینے میں مدد دیتا ہے۔

پروفیسر کراؤتھر (Crowther) نے تجارتی بینک کی تعریف اس طرح کی ہے۔

''بینک قرضوں کا کاروبار کرتا ہے۔ عوام سے امانتیں وصول کرتا ہے اور ضرورت مند لوگوں کو قرضے مہیا کرتا ہے چونکہ بینک کی جاری کردہ رسیدیں لوگ بلا حیل و حجت قبول کر لیتے ہیں اس لئے بینک زر کی تخلیق بھی کرتا ہے۔''

پروفیسر رینالڈز (Reynolds) لکھتے ہیں۔

''بینک زر کا کاروبار کرتے ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ قرضوں کا لین دین کرتے ہیں۔''

ایک اور ماہر برٹن (Berton) لکھتے ہیں۔

''بینک نقد سرمایہ کا محافظ اور تقسیم کنندہ ہے۔''

بینکوں کی اقسام (Form of Banks)

بینکوں کی اہم اقسام درج ذیل ہیں۔

1- مرکزی بینک (Central Bank): مرکزی بینک کسی ملک کے نظام زر، نظام سرمایہ اور نظام بینکاری کو مستحکم، متحرک اور جدید خطوط پر استوار کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہر ملک کا ایک مرکزی بینک ہوتا ہے۔ یہ بینک ملک کے مالی نظام کو استحکام بخشتا ہے۔ زری پالیسی کو کامیاب بنانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ملک میں قیمتیں مستحکم رہیں اور افراط زر یا تفریط زر پیدا نہ ہو۔ نفع کمانا اس کے لئے ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بینک سب سے پہلا مرکزی بنک برطانیہ میں قائم ہوا ملک کے تمام تجارتی بینکوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ مختلف ملکوں میں اس کے مختلف نام ہیں جبکہ فرائض سب کے ایک جیسے ہوتے ہیں پاکستان میں اسے سٹیٹ بینک آف پاکستان کہتے ہیں۔ جو کہ یکم جولائی 1948ء کو قائم ہوا۔ ہندوستان میں اس کا نام ریزرو بینک آف انڈیا، انگلستان میں بینک آف انگلینڈ اور امریکہ میں فیڈرل بینک آف امریکہ ہے۔ پروفیسر ڈی کاک مرکزی بینک کی تعریف اس طرح کرتے ہیں ''مرکزی بینک کا اولین مقصد نوٹ جاری کرنا اور زر کی قدر کو مستحکم رکھنا ہے۔ نفع کمانا اس کے لئے ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔''

مرکزی بنک کے فرائض: پاکستان کا مرکزی بنک درج ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(i) ملک کے تمام بنکوں کے نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔

(ii) نوٹ چھاپنے کی اجارہ داری اس بنک کے پاس ہے۔

(iii) یہ بنک حکومت کے بنک کے طور پر بھی کام کرتا ہے اور تمام بین الاقوامی ادائیگیاں اور وصولیاں اسی بنک کے ذریعے لے پاتی ہیں۔

(iv) یہ بنک ملک میں گردش زر کو کنٹرول کر کے ملک کے مالیاتی اور معاشی نظام کو استحکام بخشتا ہے۔

(v) یہ بنک ملک میں موجود تمام دھاتی سرمائے اور زرمبادلہ کا محافظ ہوتا ہے اور ان کو استعمال میں لا کر معاشی ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے۔

(vi) یہ بنک عوام کی بھلائی اور بہتری کے لیے کام کرتا ہے بچتوں کو فروغ دینے کے لیے مؤثر پالیسی اختیار کرتا ہے تا کہ لوگوں کے اندر بچت کرنے کا جذبہ ترغیب پائے۔

2- تجارتی بینک (Commercial Bank): مرکزی بینک کے علاوہ ملک میں تجارتی بینک بھی ہوتے ہیں جو کہ نفع کمانے کی غرض سے وجود میں آتے ہیں۔ یعنی ایک طرف لوگوں کی امانتوں کو جمع کرتے ہیں اور دوسری طرف وہی رقوم تاجروں، صنعتکاروں اور دوسرے ضرورت مند لوگوں کو قرض پر دے کر سود کماتے ہیں۔ اس طرح سے یہ بینک ملک میں صنعتی، تجارتی اور کاروباری ترقی کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں نیشنل بینک، حبیب بینک، یونائیٹڈ بینک، مسلم کمرشل بینک اور الائیڈ بینک، دی بینک آف پنجاب، فسٹ وومن بینک، عسکری بینک، بینک الفلاح، فیصل بینک، میزان بینک وغیرہ تجارتی بینک ہیں۔

تجارتی بینک دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(الف) فہرستی بینک یا شیڈولڈ بینک (ب) غیر فہرستی بینک یا نان شیڈولڈ بینک

(i) فہرستی بینک (Scheduled Banks): یہ ایسے بینک ہوتے ہیں جنہیں کاروبار شروع کرنے سے پہلے مرکزی بینک سے باقاعدہ اجازت لینی پڑتی ہے اور ان کے سرمایہ کی کم از کم حد کا تعین کیا جاتا ہے۔ یہ اس بات کے بھی پابند ہوتے ہیں کہ اپنی امانتوں کا کچھ حصہ مرکزی بینک کے پاس بطور محفوظ سرمایہ جمع کروائیں تا کہ بُرا وقت آنے پر مرکزی بینک ان کا آخری سہارا بنتے ہوئے ان کی مدد کرے۔ پاکستان میں نیشنل بینک، حبیب بینک، یونائیٹڈ بینک، الائیڈ بینک، مسلم کمرشل بینک وغیرہ فہرستی بینک ہیں۔ یہ بینک مرکزی بینک کے مکمل طور پر تابع نہیں ہوتے تاہم طے شدہ اصول وضوابط کے تحت کام کرتے ہیں۔

(ii) غیر فہرستی بینک (Non Scheduled Banks): یہ ایسے بینک ہوتے ہیں جن کی کاروباری سرمائے کی کم از کم حد مقرر نہیں کی جاتی یعنی وہ جتنے سرمائے سے چاہیں کاروبار شروع کر سکتے ہیں وہ نہ تو اس بات کے پابند ہوتے ہیں کہ اپنی امانتوں کا کچھ حصہ بطور محفوظ سرمایہ ملک کے مرکزی بینک کے پاس جمع کروائیں اور نہ ہی مرکزی بینک پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کی مدد اور راہنمائی کرے۔ پاکستان میں کوآپریٹو بینک اسی قسم کے بینک ہیں۔

3- صنعتی بینک (Industrial Bank): یہ بینک بھی تجارتی ہوتے ہیں مگر ان کے فرائض کو صنعتوں کی ترقی تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ یہ بینک بھی لوگوں کی امانتوں کو جمع کرتے ہیں لیکن انہیں صرف صنعتکاروں کو قرضے دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ان کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ ملک میں صنعتی ترقی کو فروغ دیں۔ یہ بینک صنعت کاروں کو چھوٹی، درمیانی اور طویل مدت کے لئے قرضے دیتے ہیں۔ یہ قرضے ملکی کرنسی اور زرمبادلہ دونوں صورتوں میں دیئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں صنعتی ترقیاتی بینک (IDBP) اور پاکستان صنعتی قرضے و سرمایہ کاری کی کارپوریشن (PICIC) اس قسم کے بینک ہیں۔

4- زرعی بینک (Agricultural Bank): یہ بینک زراعت کی ترقی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس بینک کا اوّلین مقصد یہ ہوتا ہے کہ زراعت پیشہ لوگوں کو درمیانی، چھوٹی اور لمبی مدت کے قرضے فراہم کرے تا کہ وہ کھاد، بیج، ادویات، ٹریکٹر، ٹیوب ویل، ویٹ تھریشر اور دیگر آلات خرید کر زراعت کو جدید طریقوں پر استوار کر سکیں اور زراعت میں مشینی کاشت کے ذریعے پیداوار میں اضافہ کریں۔ یہ بینک کاشتکاروں کو آسان شرائط پر قرضے مہیا کرتا ہے۔ نیز انہیں ضروری مشورے بھی دیتا ہے۔ پاکستان میں اس کا نام زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان (ADBP) ہے۔

5-زرمبادلہ کے بینک (Foreign Exchange Banks): یہ بینک عام طور پر زرمبادلہ کا کام کرتے ہیں۔ بین الاقوامی تجارت میں غیر ملکی ادائیگیوں میں یہ بینک کافی مددگار ثابت ہوتے ہیں چونکہ ان کا زیادہ تر لین دین زرمبادلہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں زرمبادلہ کے بینک کہا جاتا ہے مثلاً امریکن ایکسپریس، چارٹرڈ بینک، نیشنل اینڈ گرنڈلیز بینک وغیرہ یہ سب غیر ملکی بینک ہیں جو کہ زرمبادلہ کے بینک کہلاتے ہیں۔ پاکستان میں ملکی فہرستی تجارتی بینک بھی زرمبادلہ کا کاروبار کرتے ہیں اور ان میں غیر ملکی کرنسی کے اکاؤنٹ بھی کھولے جاسکتے ہیں۔

6-بچت کے بینک (Saving Banks): عام طور پر یہ ایسے بینک ہوتے ہیں جو لوگوں کی بچتوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔ یہ بینک خود کاروبار نہیں کرتے بلکہ لوگوں کی امانتوں کو جمع کر کے حکومت کو دے دیتے ہیں جو انہیں سرمایہ کاری میں لگاتی ہے۔ پاکستان میں ڈاک خانے (Post office) اور قومی بچت کے مراکز (NSC) اس قسم کے بینک ہیں۔ یہ بینک لوگوں کی چھوٹی چھوٹی رقومات کو بھی جمع کرتے ہیں، جس کے لئے مختلف سکیموں کا اجراء کیا جاتا ہے۔

7-امداد باہمی کے بینک (Co-Operative Banks): یہ بینک محکمہ امداد باہمی کے تحت کام کرتے ہیں اور ان کا زیادہ تر سرمایہ "اپنی مدد آپ" کے تحت اکٹھا کیا جاتا ہے۔ ان کے فرائض وہی ہوتے ہیں جو کہ ایک عام تجارتی بینک سرانجام دیتا ہے۔ پاکستان میں یہ زیادہ تر دیہی علاقوں میں کاشتکاروں کو قرضہ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ یہ دیہی عوام کی بچتوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔ پاکستان میں زمیندارہ کوآپریٹو بینک امدادی باہمی کے بینک کی ہی ایک قسم ہے۔

پاکستان میں انتظام کے لحاظ سے ان کے تین مراحل ہیں۔

(1) دیہی انجمن یعنی گاؤں کی سطح پر (2) سنٹرل کوآپریٹو بینک یعنی ضلع کی سطح پر

(3) پروانشل کوآپریٹو بینک یعنی صوبائی سطح پر

8-رہن کے بینک (Mortgage Bank): یہ ایسے بینک ہوتے ہیں جو کہ لوگوں کی جائیداد مثلاً زمین، مکانات، صنعتی مشینری اور دیگر قیمتی اشیاء بطور رہن رکھ کر انہیں قرض دیتے ہیں اور جب تک قرض کی رقم واپس نہیں ملتی اس جائیداد سے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً مکان کا کرایہ یا زمین کی پیداوار جو رہن رکھی گئی ہو بینک کی آمدنی کا حصہ ہوتی ہے۔ عام طور پر نان شیڈولڈ بینک اس قسم کا کاروبار کرتے ہیں۔ پاکستان میں "تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن (HBFC) اور دیگر تجارتی بینک یہ کام کرتے ہیں۔

تجارتی بینکوں کے فرائض (Functions of Commercial Banks)

ایک تجارتی بینک عام طور پر مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

1-امانتیں جمع کرنا (Accepting Deposits): تجارتی بینک کا سب سے اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی امانتیں جمع کرے۔ امانت سے مراد وہ رقومات لی جاتی ہیں جو لوگ بینکوں کے پاس جمع کرواتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر اس رقم کو واپس طلب کر سکتے ہیں۔ بعض امانتوں پر تجارتی بینک مختلف شرح سے منافع بھی دیتا ہے۔ یہ کام بینکوں پر اعتماد کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ امانتیں درج ذیل قسم کی ہوتی ہیں۔

(i) میعادی امانتیں (Time deposits / Fixed Deposits): میعادی امانتوں سے مراد ایسی امانتیں ہیں جو کہ لوگ ایک مقررہ عرصہ تک یعنی ایک سال سے دو سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک بینک کے پاس جمع کروا دیتے ہیں اور اس عرصے سے پہلے وہ اس رقم کو بینک سے نہیں نکلوا سکتے اس قسم کی امانتوں

پر بینک عموماً زیادہ شرح سے سود ادا کرتا ہے۔ البتہ اگر کسی شدید مجبوری کے تحت امانت دار اپنی رقم بینک سے نکلوانا چاہے تو اس کے لئے پیشگی نوٹس دینا پڑتا ہے اور بینک خصوصی چارجز وصول کرتا ہے۔

(ii) طلبی امانتیں یا چلنت حساب (Current Account OR Demand Deposits): اس قسم کی امانتیں کاروباری لوگ جمع کرواتے ہیں۔ یہ لوگ دن میں جتنی بار چاہیں بینک میں اپنی رقم کو جمع کروا سکتے ہیں اور بینک کے اوقات کے دوران جتنی بار چاہیں رقم نکلوا سکتے ہیں۔ بینک ان کے لئے امین کے طور پر کام کرتا ہے۔ ایسی امانتوں پر بینک کوئی سود ادا نہیں کرتا البتہ اگر کسی وقت اس قسم کے کھاتوں میں کسی شخص کی ایک مخصوص حد سے کم رقم رہ جائے تو بینک ان لوگوں سے کچھ ہرجانہ وصول کرتا ہے جو کہ بہت معمولی رقم ہوتی ہے۔

(iii) بچت امانتیں (Saving Deposits): اس قسم کی امانتیں عام طور پر بچت کرنے والے افراد بینک کے پاس جمع کرواتے ہیں۔ بینک میں اس قسم کے اکاؤنٹ 5 روپے سے بھی کھولے جا سکتے ہیں بلکہ قومی بچت کے مراکز میں اس قسم کے اکاؤنٹ دو روپے سے بھی کھولے جا سکتے ہیں۔ اس قسم کے کھاتوں میں سے ہفتہ میں ایک دو یا تین بار رقم نکلوائی جا سکتی ہے۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ رقم نکلوانے کی حد مقرر ہوتی ہے اگر اس قسم کے کھاتے میں سے زیادہ رقم نکلوانی مقصود ہو تو بینک کو پہلے نوٹس دینا پڑتا ہے۔ اس قسم کی امانتوں پر بھی بینک سود ادا کرتا ہے لیکن سود کی شرح میعادی امانتوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

(iv) نفع و نقصان شراکتی کھاتے (Profit and Loss Sharing Accounts): ضیاء الحق حکومت کے دوران بینکوں میں سود کے عنصر کو ختم کرنے کیلئے بینکوں میں نفع نقصان کی بنیاد پر شراکتی کھاتے بھی شروع کئے گئے۔ اس قسم کے کھاتوں پر سود کی بجائے "نفع" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن ان کھاتوں کے تحت جمع ہونے والی رقوم بھی سودی کھاتوں کی رقوم کے ساتھ گڈمڈ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے یہ تجربہ زیادہ کامیابی سے نہیں چل رہا۔ محض سود کا نام تبدیل کیا گیا ہے۔ حقیقت میں بینکنگ میں صحیح اسلامی روح شامل نہیں ہو سکی۔ ان کھاتوں پر منافع کی شرح مقرر نہیں بلکہ ہر چھ ماہ بعد بینک اپنے کاروبار کی بنا پر منافع کی شرح کا اعلان کرتے ہیں۔ جو مختلف بینکوں کی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔

2- قرضے دینا (Advancing Loans): تجارتی بینکوں کا دوسرا اہم کام یہ ہے کہ وہ ضرورت مند لوگوں کو قرضے دیتے ہیں۔ تجارتی بنک مندرجہ ذیل شکلوں میں ضرورت مند کو قرضے فراہم کرتا ہے۔

(i) قرضوں کا کھاتہ کھولنا (Opening Loan Account): تجارتی بنک قرضے جاری کرتے وقت گاہکوں سے قرض کی رقم سے زائد مالیت کی جائیداد یا پھر قیمتی اثاثے بطور ضمانت طلب کرتے ہیں۔ اگر قرض حاصل کرنے والا بطور ضمانت جائیداد یا اثاثے فراہم کر دے تو بنک گاہک کے نام ایک نیا کھاتہ کھولتا ہے اور قرض کی رقم اس کھاتے میں منتقل کر کے چیک بک گاہک کے حوالے کر دیتا ہے۔ گاہک جب چاہے اپنی رقم چیک کے ذریعے بنک سے نکلوا سکتا ہے۔ اس طرح سے بطور قرض دی جانے والی رقم نہ صرف بنکوں کی تحویل میں رہتی ہے بلکہ ہر نئی امانت زر تخلیق کرنے کا باعث بنتی ہے جس سے بنکوں کو خوب منافع کمانے کا موقع ملتا ہے اور وہ قرض اداروں سے خاطر خواہ سود وصول کرتے ہیں۔

(ii) اوور ڈرافٹ کی سہولت (Facility of Over Draft): یہ سہولت بنک ان کھاتے داروں کو مہیا کرتا ہے جن کے لین دین کا معاملہ بنک کے ساتھ اچھا اور مستقل نوعیت کا ہو۔ اگر کسی کاروباری شخص کو بنک میں موجود اپنی رقم سے زائد رقم درکار ہو تو بنک اسے کھاتے میں موجود رقم سے زائد مالیت کی رقم نکلوانے کی اجازت دیتا ہے۔ زائد رقم دینے کی حد ہر گاہک کے لیے مختلف ہوتی ہے۔ جسے اوور ڈرافٹ کی حد بھی کہتے ہیں۔ بنک

اوور ڈرافٹ کے تحت دی جانے والی رقم پر ہی سود وصول کرتا ہے اس لیے کاروباری حضرات اوور ڈرافٹ کے ذریعے ہی زائد قرضے جاری کرواتے ہیں۔ اس سہولت کی بدولت بنکوں کے منافع جات بڑھ جاتے ہیں اور کاروبار کو بھی وسعت ملتی ہے۔

(iii) ہنڈیوں کو بٹہ لگانا (Discounting the Bills of Exchange): تجارتی بینک لوگوں کو براہ راست قرضہ دینے کے علاوہ ان کی ہنڈیوں کو بھی بٹہ لگاتے ہیں۔ یہ بھی قرضہ جاری کرنے کی ایک صورت ہے لیکن اس میں ہنڈی کو ہی بطور زرضمانت قبول کیا جاتا ہے۔ عام طور پر تاجر حضرات ایک دوسرے سے لین دین کرتے وقت نقد ادائیگی نہیں کرتے بلکہ ادائیگی کے لئے ہنڈی لکھ دیتے ہیں جس کی مدت عموماً تین سے نو ماہ تک ہوتی ہے لیکن اگر ہنڈی وصول کرنے والے کو وقت سے پہلے رقم کی ضرورت پڑ جائے تو وہ اس ہنڈی کو کسی بھی تجارتی بینک کے پاس لے جاتے ہیں اور اس پر بٹہ لگوا کر باقی رقم وصول کر لیتے ہیں یعنی بینک اس ہنڈی پر اپنی کمیشن کاٹ کر باقی رقم تاجروں کو مہیا کر دیتے ہیں تا کہ وہ اس رقم سے اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ اسی طرح سے تجارتی بینک تجارت کے فروغ کا ذریعہ بنتے ہیں۔

3- آسان آلہ مبادلہ (Easy Medium of Exchange): عام طور پر زر آلہ مبادلہ کے طور پر کام کرتا ہے چونکہ ملک کا مرکزی بینک زر جاری کرتا ہے۔ اس لئے بینک کے جاری کردہ نوٹ ہی بطور آلہ مبادلہ کے لوگوں میں گردش کرتے ہیں لیکن تجارتی بینکوں نے اس لین دین کو اور بھی آسان بنا دیا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص نے دوسرے شخص کو ایک لاکھ روپے کی ادائیگی کرنی ہو تو بجائے اس کے کہ نوٹوں کی شکل میں ادائیگی کرے وہ شخص عام تجارتی بینک کے چیک پر یہ رقم لکھ کر اپنے دستخط کر کے یہ چیک دے دیتا ہے اور دوسرا شخص بلا جھجک اس چیک کو قبول کر لیتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس چیک پر اسے ایک لاکھ روپے کی رقم مل جائے گی اس طرح سے بینکوں نے لین دین کے معاملے میں ادائیگیوں کو بہت آسان بنا دیا ہے اور بھاری رقوم کی ادائیگیوں پر رقم کو گننے پر وقت ضائع نہیں ہوتا کیونکہ بینکوں کے چیک یہ کام آسانی سے کر دیتے ہیں۔ لوگ بینکوں کے ڈرافٹ اور چیک ہی لین دین میں قبول کر لیتے ہیں اور نقد زر استعمال کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

4- زر کی بحفاظت سہل منتقلی (Safe Transfer of Money): بینکوں کی مدد سے زر کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی کا کام بھی آسان ہو گیا ہے۔ لوگ بینکوں کے ذریعے اپنی رقم کو ایک شہر سے دوسرے شہر بذریعہ چیک، ڈرافٹ، ٹی ٹی (T.T) اور on-line M.T منتقل کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے ان کی رقم بحفاظت ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتی ہے اور راستے میں چوری وغیرہ کا کوئی ڈر یا خطرہ نہیں رہتا اور ان کی جان و مال بھی محفوظ رہتا ہے۔

5- ایجنسی کی خدمات (Agency Service): تجارتی بینک ایجنسی کی خدمات بھی بہم پہنچاتے ہیں۔ عام لوگ بینکوں کے ذریعے بجلی کے بلوں، سوئی گیس اور ٹیلیفون کے بلوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔ درآمدی اور برآمدی تاجروں کے لئے بھی بینک ایک نمائندہ کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ مختلف فرمیں اپنے لین دین کے لئے بینک کو اپنا نمائندہ مقرر کر دیتی ہیں اور بینک ان کے لئے لوگوں سے رقومات وصول کرتا ہے۔ مثلاً سیکنڈری بورڈز اور یونیورسٹیوں کے امتحانات نیز سکولوں اور کالجوں کی فیس بینکوں کی مدد سے ہی جمع ہوتی ہے۔ پاسپورٹ وغیرہ کی فیس بھی تجارتی بینکوں میں جمع کروائی جاتی ہے۔ مختلف مشترکہ سرمائے کی انجمنیں ابتداء میں اپنے حصص عوام کو تجارتی بینکوں کے ذریعے ہی فروخت کرتی ہیں۔

6- قیمتی چیزوں کی حفاظت (Safety of Valuables): تجارتی بینک لاکرز کی خدمات بھی بہم پہنچاتے ہیں۔ لوگ اپنی قیمتی چیزیں، وصیت نامے، ضروری کاغذات، ہیرے جواہرات، زیورات، زر نقد وغیرہ ان لاکرز میں رکھتے ہیں جو کہ گھر کی نسبت بینکوں میں زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ بینک یہ خدمت معمولی فیس کے عوض ادا کرتا ہے۔

7- سرمایہ کاری (Investment): تجارتی بینک اپنے طور پر سرمایہ کاری بھی کرتے ہیں تا کہ کاروبار سے منافع حاصل کر سکیں۔ یہ لوگوں کی رقوم کو اُدھار بھی دیتے ہیں اور انہیں خود بھی سرمایہ کاری کے کاموں میں لگاتے ہیں اور اس طرح سے یہ ملکی معاشی خوشحالی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ خود منافع بھی کماتے ہیں اور امانت داروں کو بھی سود۔

کے طور پر ان کی رقومات کے بدلے ادائیگی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان میں حبیب بینک نے حبیب شوگر ملز اور یونائیٹڈ بینک نے یونائیٹڈ کیمیکلز وغیرہ میں سرمایہ کاری کی ہے۔

8- متفرق فرائض (Miscellaneous Functions): اُوپر بیان کئے گئے فرائض کے علاوہ بھی تجارتی بینک ملکی معاشی ترقی اور تجارتی لین دین کے فروغ کے لئے کئی اہم فرائض سرانجام دیتے ہیں مثلاً

(i) اچھی ساکھ اور شہرت والی فرموں اور کھاتے داروں کو اوورڈرافٹ (Over Draft) کی سہولت فراہم کرتے ہیں یعنی کھاتے سے زائد رقم دیتے ہیں۔

(ii) غیر ملکی کرنسی کے لین دین میں درآمد و برآمد کنندگان کی مالی معاونت کرتے ہیں۔

(iii) حج درخواستیں وصول کرتے ہیں اور لوگوں کی مقدس فریضہ کی ادائیگی میں مدد کرتے ہیں۔

(iv) ''خود روزگار سکیم (Self Finance Scheme)'' کے تحت قرضہ فراہم کر کے لوگوں کو روزگار فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(v) زرعی شعبہ کے لئے ''گرین ٹریکٹر سکیم'' نیز کاشتکار کو دیگر پیداواری آلات' بیج' کھاد' ادویات وغیرہ فراہم کر کے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

غرض یہ کہ جدید زمانے میں بینکوں کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ بینکوں نے زر کی گردش کو کافی تیز کیا ہے نیز صنعت اور تجارت کی ترقی میں ان بینکوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

اعتباری زر کی تخلیق (Creation of Credit)

ہم نے تجارتی بینکوں کے مختلف فرائض بیان کئے ہیں لیکن ایک تجارتی بینک کے فرائض میں سے دو فرائض زیادہ اہم ہیں۔ یعنی ایک طرف وہ لوگوں کی امانتیں اپنے پاس جمع کرتا ہے اور دوسری طرف وہ انہی امانتوں میں سے ضرورت مندوں کو قرض دیتا ہے۔ بینکوں کے قرض دینے کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ تجارت پیشہ لوگوں کی کوئی چیز بطور ضمانت رکھ کر قرض دیتے ہیں یا پھر ان کی ہنڈیوں کو بٹہ لگاتے ہیں۔ گویا کہ بینک جب لوگوں کو قرض دے رہے ہوتے ہیں یا لوگوں کی ہنڈیوں کو بٹہ لگا رہے ہوں تو وہ درحقیقت زر کی تخلیق کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص نے روپیہ بینک میں رکھا ہوتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ اسے جب بھی روپے کی ضرورت پڑے گی وہ بینک سے واپس لے سکے گا۔ بینک یہی روپیہ اپنی ذمہ داری پر دوسرے لوگوں کو بطور قرض دے دیتا ہے چونکہ بینک یہ رقم دوبارہ گردش میں ڈال دیتا ہے اس لئے زر کی گردش بڑھنے سے زر کی تخلیق ہو جاتی ہے جب بھی بینک میں کوئی امانت جمع ہوتی ہے تو بینک کا منیجر اس میں سے ایک خاص تناسب سے زر نقد رکھ لیتا ہے اور باقی رقم دوبارہ گردش میں ڈال دیتا ہے۔ اس کی وضاحت ہم ایک مثال سے کرتے ہیں۔ فرض کریں کہ بینک میں 1000 روپے کی ایک نئی امانت جمع ہوتی ہے ہم یہ بھی فرض کرتے ہیں کہ بینک کا منیجر اس نئی امانت میں سے 20 فیصد یعنی دو سو روپے زر نقد کی صورت میں رکھ لیتا ہے اور بقایا 800 روپیہ گردش میں ڈال دیتا ہے یعنی 800 روپے کا قرضہ جاری کر دیتا ہے لہٰذا بینک کی بیلنس شیٹ اس طرح سے بنے گی۔

	واصلات (اثاثے) (Assets)		واجبات (Liabilities)
200 روپے	زر نقد	1000 روپے	نئی امانت
800 روپے	جاری شدہ قرضہ		
1000 روپے	کل رقم	1000 روپے	کل رقم

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

دوسری صورت میں یہ 800 روپے جو کہ بینک نے قرضے کے طور پر دیئے ہیں یا نیا قرضہ جاری کیا ہے جس آدمی کو ملتا ہے وہ اسے دوبارہ کسی نہ کسی بینک میں جمع کروا دیتا ہے کیونکہ جو آدمی بھی بینک سے قرضہ لیتا ہے وہ اس لئے نہیں لیتا کہ اسے گھر میں رکھے بلکہ وہ یا تو یہ قرضہ کاروبار میں لگانے کے لئے لیتا ہے یا پھر کسی اور شخص کو ادائیگی کرنے کے لئے حاصل کرتا ہے اس طرح سے وہی رقم دوبارہ بینک کی کسی شاخ میں پہنچ جاتی ہے۔ بینک دوبارہ اس نئی امانت میں سے 20 فیصد کے حساب سے 160 روپے زرنقد کے طور پر رکھ لیتا ہے اور 640 روپے دوبارہ گردش میں ڈال دیتا ہے۔ اس طرح سے دوسری بار بینک کا گوشوارہ اس طرح سے بنتا ہے۔

واجبات		واصلات	
نئی امانت	800 روپے	زرنقد	160 روپے
		نیا قرضہ	640 روپے
کل رقم	800 روپے	کل رقم	800 روپے

غرضیکہ یہ عمل اسی طرح جاری رہتا ہے اور جب تک کہ نئی امانت کے برابر زرنقد جمع نہ ہو جائے زر کی تخلیق ہوتی رہتی ہے اور ابتداء میں آنے والی نئی امانت ایک ہزار روپے کے برابر بینکوں میں زرنقد جمع بھی ہوتا ہے اور اس کے بدلے چار ہزار روپے کے نئے قرضے بھی جاری ہو جاتے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ زر جاری کرنے کا عمل کوئی بھی بینک اپنے طور پر اکیلا سرانجام نہیں دے سکتا بلکہ یہ تمام بینکوں کا مشترکہ عمل ہوتا ہے کیونکہ ہر بینک ایک خاص تناسب سے زر محفوظ اپنے پاس رکھ کر قرضے جاری کرتا رہتا ہے۔ اس لئے مشترکہ طور پر تمام بینک زر کی تخلیق کے عمل میں شامل حال رہتے ہیں۔ اس کی وضاحت مندرجہ ذیل گوشوارہ سے کی جا سکتی ہے جس میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ

1- ابتدائی امانت = 1000 روپے 2- زرنقد کا تناسب = 20 فیصد

ادوار	نئی امانت	زرنقد کا تناسب	نقد زر	نیا قرضہ
پہلا دور	1000.00 روپے	20 فیصد	200.00 روپے	800.00 روپے
دوسرا دور	+ 800.00 روپے	20 فیصد	+ 160.00 روپے	+ 640.00 روپے
تیسرا دور	+ 640.00 روپے	20 فیصد	+ 128.00 روپے	+ 512.00 روپے
چوتھا دور	+ 512.00 روپے	20 فیصد	+ 120.50 روپے	+ 409.50 روپے
پانچواں دور	+ 409.50 روپے	20 فیصد	+ 81.90 روپے	+ 327.60 روپے
	+	.....	+	+ .....
باقی ماندہ ادوار	..... +		..... +	..... +
میزان	5000.00 روپے		1000 روپے	4000 روپے

نئی امانت کے مقابلے میں کس قدر قرضہ جاری ہو سکتا ہے۔ اس کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ بینکوں کے زرنقد کا تناسب کیا ہے۔ جتنا زرنقد کا تناسب زیادہ ہوگا۔ اسی قدر زر کی تخلیق کم ہوگی اور جس قدر زرنقد کا تناسب کم ہوگا۔ اسی قدر زیادہ قرضہ جاری ہو سکے گا۔

اس کی وضاحت درج ذیل فارمولے سے ہو سکتی ہے۔

$$\text{اعتباری زر کی تخلیق} = \frac{\text{نئی امانت}}{\text{زر نقد کا تناسب}} \quad \text{یا} \quad \text{امانتوں کا مجموعہ} = \text{نئی امانت} \times \frac{1}{\text{زر نقد کا تناسب}}$$

اگر ہم سابقہ مثال والی رقموں کو اس فارمولے میں درج کریں تو

$$\text{امانتوں کا مجموعہ} = \frac{1}{20\%} \times 1000 \quad \text{یا} \quad \frac{1}{\frac{20}{100}} \times 1000 \quad \text{یا} \quad \frac{5}{1} \times 1000 = 1 \times 5000 \text{ روپے}$$

لہٰذا اس سے ظاہر ہے کہ اگر زر نقد کا تناسب 20 فیصد ہو تو 1000 روپے کی نئی امانت کی وجہ سے زر کی تخلیق 5000 روپے کے برابر ہوگی، جس میں سے 4000 روپے کا نیا قرضہ جاری ہو چکا ہوگا جبکہ اصل امانت یعنی 1000 روپے کے برابر رقم بینکوں کے پاس زر نقد کی صورت میں موجود بھی ہوگی۔

حدود یا بندشیں (Limitations)

بینکوں کے اعتباری زر جاری کرنے پر کچھ پابندیاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ جنہیں ہم اعتباری زر جاری کرنے کی حدود یا بندشیں کہتے ہیں۔ کیونکہ ہر بینک اپنی مرضی سے قرضے جاری نہیں کر سکتا بلکہ اسے چند شرائط کی پابندی کرنا ہوتی ہے۔ یہی پابندیاں اعتباری زر جاری کرنے کی حدود کہلاتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1- زرِ نقد کی ضرورت (Demand for Cash Money): لوگ اپنا تمام تر روپیہ بینکوں میں جمع نہیں کرواتے بلکہ اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ ضروریات زندگی کی خرید و فروخت کیلئے نقدی کی شکل میں اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ باقی جو کچھ ان کے پاس ضرورت سے زائد بچ جائے اس کو وہ بینکوں میں جمع کروا دیتے ہیں اور بینک صرف اس رقم کے بدلے زر کی تخلیق کر سکتے ہیں۔ بینکوں کو بھی ان امانتوں کا کچھ حصہ نقدی کی صورت میں اپنے پاس جمع کرنا پڑتا ہے تاکہ لوگوں کو ادائیگی کی جا سکے۔ اس طرح سے زر کی تخلیق محدود پیمانہ پر ہی ہو سکتی ہے۔

2- ضمانتوں کی قلت (Shortage of Securities): بینک قرضہ جاری کرتے وقت کسی نہ کسی چیز کو بطور ضمانت (Security) اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اگر لوگوں کے پاس ایسی جائیداد موجود ہو جسے وہ بطور ضمانت بینک کے پاس رکھ سکیں تو پھر بینک قرضہ جاری کر سکتا ہے اور اگر لوگوں کے پاس زر ضمانت کے طور پر بینک کو دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ بینک سے قرض نہیں لے سکیں گے اور اس طرح سے زر کی تخلیق نہیں ہو سکے گی۔

3- قرضداروں کی قلت (Loan-takers Scarcity): حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو بینک زر کی تخلیق نہیں کرتے بلکہ زر کی تخلیق وہ لوگ کرتے ہیں جو کہ بینک کے پاس جا کر اُدھار لیتے ہیں۔ اگر اُدھار لینے والے موجود نہ ہوں تو بینک کسی کو بھی قرضے نہیں دے سکے گا۔ لہٰذا زر کی تخلیق نہیں ہو سکے گی۔ پس زر کی تخلیق میں قرضدار بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

4- مرکزی بینک کی پالیسی (Central Bank's Policy): بینکوں کے قرضہ جاری کرنے کی پالیسی پر مرکزی بینک کی پالیسی بھی اثر انداز ہوتی ہے اگر ملک میں پہلے سے افراط زر موجود ہو تو مرکزی بینک زر کی مقدار کو کم کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہوگا۔ اس طرح سے زر کی تخلیق زیادہ نہیں ہو سکے گی۔ چونکہ تجارتی بینک مرکزی بینک کی پالیسی پر عملدرآمد کے پابند ہوتے ہیں۔ اس لئے مرکزی بینک بھی بعض اوقات مزید قرضے دینے پر پابندی عائد کر دیتا ہے اور اس طرح سے بینکوں کے لئے زر کی تخلیق مشکل ہو جاتی ہے۔

5-زرنقد کا تناسب (Cash Reserve Ratio):

چونکہ زر اعتبار کی تخلیق = نئی امانت / زرنقد کا تناسب لہٰذا بینکوں کے اس عمل میں بینک امانتوں کا جتنا حصہ زرنقد کے طور پر اپنے پاس رکھتے ہیں۔ وہ اعتباری زر کی تخلیق کے ضمن میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر زرنقد کا تناسب زیادہ ہوگا تو کم مقدار میں قرضوں کا اجرا ہوگا جبکہ زرنقد کا تناسب کم ہونے کی صورت میں زر کی تخلیق زیادہ ہوگی۔

6- تجارتی بینکوں کا اجتماعی عمل (Interaction of Commeicial Banks):

زر اعتبار کی تخلیق کا عمل کوئی بھی بینک اپنے طور پر اکیلا سرانجام نہیں دے سکتا بلکہ یہ تمام بینکوں کا مشترکہ عمل ہوتا ہے کیونکہ ہر بینک ایک خاص تناسب سے زر محفوظ اپنے پاس رکھ کر قرضے جاری کرتا رہتا ہے۔ اس طرح زر کی تخلیق کے عمل میں تمام بینکوں کا تعاون ضروری ہے۔

7- نئی امانتوں کی مقدار (Quantity of New Deposits):

تجارتی بینکوں میں نئی امانتوں کی مقدار جس قدر زیادہ ہو گی۔ بینکوں کی قرضہ جاری کرنے کی استعداد اتنی ہی مضبوط ہوگی اس طرح زر اعتبار کی تخلیق بھی زیادہ ہوگی جبکہ بینکوں میں نئی امانتوں میں کمی کی صورت میں وہ قرضوں کا اجراء اور زر کی تخلیق بھی محدود مقدار میں کر سکیں گے۔

8- معاشی حالات (Economic Conditions):

ملکی معاشی حالات میں اُتار چڑھاؤ چونکہ سرمایہ کاری، پیداوار اور روزگار کے عمل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے سرد بازاری یا کساد بازاری کے دور میں نئی سرمایہ کاری رُک جاتی ہے لہٰذا قرضوں کی طلب اور زر اعتبار کی تخلیق کا عمل سست ہو جاتا ہے جبکہ معاشی خوشحالی اور پھیلاؤ کے دور میں زیادہ منافع کے پیش نظر سرمایہ کاری اور روزگار میں اضافہ ہونے لگتا ہے لہٰذا بینکوں سے حاصل کردہ قرضوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور زر اعتبار کی تخلیق کے عمل میں تیزی آ جاتی ہے۔

مرکزی بینک کے فرائض (Functions of Central Bank)

کسی ملک کا مرکزی بینک درج ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

1- نوٹ جاری کرنا (Note Issuing Agency):

مرکزی بینک کا اوّلین کام یہ ہے کہ وہ ملک میں نوٹ جاری کرے جس وقت مرکزی بینک کا وجود نہیں تھا اس وقت ہر تجارتی بینک اپنی مرضی سے زر جاری کر سکتا تھا۔ اس کے نتیجے میں ملک میں افراط زر پیدا ہو جاتا تھا اور کوئی بھی بینک زر کو جاری کرنے اور اس کو کنٹرول کرنے کا ذمہ دار نہیں ہوتا تھا چنانچہ اس اہمیت کے پیش نظر سب سے پہلے انگلینڈ میں مرکزی بینک قائم کیا گیا جسے نوٹ جاری کرنے اور زر کی رسد کو کنٹرول کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ آج دنیا کے ہر ملک میں مرکزی بینک کرنسی نوٹ جاری کرنے کا ذمہ دار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ کرنسی کی قدر کو مستحکم بھی رکھتا ہے۔ کرنسی جاری کرنے کے دو اصول ہیں۔

(i) معینہ حد کا نظام (Fixed Fiduciary System):

اس اصول کے تحت نوٹ جاری کرنے کی ایک حد مقرر کر لی جاتی ہے۔ یہ حد ملک کی پارلیمنٹ یا قانون ساز اسمبلی مقرر کرتی ہے۔ مرکزی بینک بغیر کوئی چیز بطور ضمانت رکھے نوٹ چھاپ سکتا ہے مگر جب یہ حد پوری ہو جاتی ہے تو اس سے زائد نوٹ چھاپنے کے لئے اس کے بدلے پوری مقدار کا سونا، چاندی یا زر مبادلہ بطور زر محفوظ رکھنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی ملک میں یہ حد پانچ ارب پونڈ ہو تو پانچ ارب پونڈ کے نوٹ بغیر کسی ضمانت کے جاری کیے جا سکیں گے مگر اس کے بعد اگر ایک کروڑ پونڈ کے مزید نوٹ چھاپنے کی ضرورت پڑ

جائے تو ایک کروڑ پونڈ کی مالیت کا سونا' چاندی یا کفالتوں کو بطور زر محفوظ رکھنا پڑے گا۔ یہ نظام انگلینڈ' ناروے اور جاپان میں رائج ہے۔ اس نظام کے تحت مرکزی بینک اپنی مرضی سے زائد نوٹ نہیں چھاپ سکتا بلکہ اگر وہ حد کو بھی تبدیل کرنا چاہے تو اسے باقاعدہ پارلیمنٹ سے منظوری لینی پڑتی ہے۔ اس طرح سے ملک میں افراط زر پیدا ہونے کا خدشہ نہیں رہتا لیکن اس نظام میں خرابی یہ ہے کہ اس کی وجہ سے نظام زر غیر لچکدار بن جاتا ہے کیونکہ ضرورت پڑنے پر زر کی رسد کو آسانی سے نہیں بڑھایا جا سکتا۔

(ii) متناسب محفوظ سرمائے کا نظام یا بینکنگ اصول (Proportional Reserve System):

اس نظام کے تحت نوٹ جاری کرنے کے لئے ایک خاص تناسب مقرر کر لیا جاتا ہے یعنی جتنے بھی نوٹ جاری کئے جائیں ان کے بدلے ایک خاص نسبت سے سونا' چاندی یا زر مبادلہ بطور محفوظ سرمایہ رکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ اور جرمنی میں یہ تناسب چالیس فیصد ہے فرانس میں پینتیس فیصد اور پاکستان میں تیس فیصد۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پاکستان کا مرکزی بینک سو روپے کے کرنسی نوٹ جاری کرنا چاہے تو تیس روپے کی مالیت کا سونا' چاندی یا زر مبادلہ اسے ریزرو میں رکھنا پڑے گا۔ اس طریقے کے تحت زر کی رسد لچکدار ہو جاتی ہے کیونکہ جتنی زیادہ مقدار میں کسی ملک میں سونا' چاندی یا زر مبادلہ دستیاب ہو اسی قدر مرکزی بینک کا نوٹ جاری کرنے کا اختیار بڑھ جاتا ہے لیکن اس سے ملک میں افراط زر کا اندیشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ عام طور پر مرکزی بینک انہی دو اصولوں کے تحت نوٹ جاری کرتے ہیں لیکن اگر ان اصولوں سے ہٹ کر بغیر کسی چیز کو بطور زر ضمانت رکھے۔ وہ نوٹ جاری کریں تو اسے خسارے کی سرمایہ کاری (Deficit Financing) کہا جاتا ہے۔ یہ خسارے کی سرمایہ کاری ایک طرف تو ملک میں افراط زر کا سبب بنتی ہے اور دوسری طرف زر کی قدر کو غیر مستحکم کرتی ہے۔

2- حکومت کا بینک (Bank of the Government):

مرکزی بنک حکومت کا بنک کہلاتا ہے اور اس حیثیت سے درج ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(i) حکومت کی تمام وصولیاں اور ادائیگیاں اسی بنک کے ذریعے ہوتی ہیں یعنی عوام نے جو ٹیکس ادا کرنے ہوتے ہیں وہ اسی بنک میں جمع ہوتے ہیں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہیں، پنشن وغیرہ یہی بنک ادا کرتا ہے۔

(ii) یہ بنک حکومت کے لیے قرضوں کی فراہمی کا بندوبست کرتا ہے اور حکومت کی طرف سے قرضوں کی ادائیگی بھی کرتا ہے۔

(iii) حکومت کا مالی مشیر ہونے کی حیثیت سے مالی امور سے مشورہ دیتا ہے یعنی زر کی بیرونی قدر میں کمی بیشی، زر مبادلہ پر کنٹرول کرنسی کا اجراء، اعتباری زر اور دیگر مالی معاملات میں حکومت کی رہنمائی کرتا ہے۔

(iv) مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی امانتیں اپنے پاس رکھتا ہے اور ضرورت پڑنے پر انہیں قلیل عرصے کے قرضے جاری کرتا ہے۔

(v) چونکہ حکومت پاکستان ایکسچینج کنٹرول کی پالیسی پر عمل پیرا ہے لہٰذا حاصل شدہ زر مبادلہ اسی بنک کی تحویل میں ہوتا ہے کیونکہ برآمد کنندگان تمام تر زر مبادلہ سٹیٹ بنک کے پاس جمع کرواتے ہیں اور درآمد کنندگان ضرورت کے مطابق زر مبادلہ اسی بنک سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح اسے زر مبادلہ پر پورا کنٹرول حاصل ہوتا ہے چونکہ پاکستان نے ڈالر سے عدم وابستگی اختیار کر لی ہے۔ لہٰذا سٹیٹ بنک ہی پر روز شرح مبادلہ کا اعلان کرتا ہے۔

(vi) حکومت کی بین الاقوامی سطح پر ادائیگیاں اور وصولیاں اسی بنک کی معرفت طے پائی ہیں۔

(vii) یہ بنک حکومت کو درآمدی و برآمدی پالیسی تیار کرنے میں بھی مدد دیتا ہے نیز ترقیاتی پروگرام اور بجٹ بناتے وقت اس بنک کے مشوروں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

3- بینکوں کا بینک (Bankers Bank):

سٹیٹ بنک آف پاکستان ملک میں موجود تمام تجارتی بنکوں کا بنک بھی ہوتا ہے اور اس ضمن میں اس کے فراہم فرائض یہ ہیں۔

(i) تمام فہرستی بنک اپنی معیادی اور غیر معیادی امانتوں کا 5 فیصد بطور زرسٹیٹ بنک کے پاس جمع کرواتے ہیں اور اس کے بدلے یہ بنک ان کا آخری سہارا بنتا ہے اور مشکل وقت میں ان کی آخری پناہ گاہ کے طور پر کام کرتا ہے۔

(ii) یہ تجارتی بنکوں کی ہنڈیوں کو دوبارہ بٹہ لگاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر انھیں قرضہ فراہم کرتا ہے۔

(iii) یہ تجارتی بنکوں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ انہیں نئی شاخ کھولنے یا کسی شاخ کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی کی اجازت دیتا ہے نیز بنک کے اوقات کار، ملازمین کی چھٹیاں وغیرہ بھی کام مرکزی بنک کے حکم کے مطابق طے پاتے ہیں۔

(iv) تمام تجارتی بنک اپنے کام کی رپورٹ بیلنس شیٹ کی صورت میں اس کے پاس بھیجتے ہیں۔ جس کی روشنی میں یہ انہیں مناسب ہدایات جاری کرتا ہے۔

(v) یہ تمام تجارتی بنکوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور ان کے پاس جمع شدہ امانتوں میں اضافہ کی خاطر بچت کی مختلف سکیمیں پیش کرتا ہے اور عملے کی تربیت کے لیے بھی ان کی معاونت کرتا ہے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملک میں بنکاری نظام کے فروغ اور ترقی کے تمام تر اقدامات اس بنک کی ذمہ داری ہے اور یہ کام شعبہ بنکاری کے ذریعے سرانجام دیا جاتا ہے۔

4- دھاتی زر اور زرمبادلہ کا محافظ (Custodian of Metalic Money): مرکزی بینک ملک میں موجود دھاتی زر اور زرمبادلہ کا محافظ بھی ہوتا ہے۔ تجارت پیشہ لوگ جس قدر بھی زرمبادلہ کماتے ہیں وہ اسے مرکزی بینک کے پاس جمع کروا دیتے ہیں اور مرکزی بینک ملکی کرنسی میں ان تاجروں کو ادائیگی کر دیتا ہے۔ اسی طرح بیرون ملک کام کرنے والے حضرات جس قدر بھی زرمبادلہ ملک کو بھیجتے ہیں وہ سب کا سب مرکزی بینک اپنے پاس رکھ لیتا ہے اور اس کے عوض انہیں ملکی کرنسی میں ادائیگی کرتا ہے۔ ملک میں سونے چاندی کے ذخائر بھی مرکزی بینک کی تحویل میں ہوتے ہیں۔

5- بینکوں کا آخری سہارا (Lender of Last Resort): مرکزی بینک تجارتی بینکوں کا آخری سہارا بھی ہوتا ہے۔ تجارتی بینک اگر کسی وقت مشکل میں پھنس جائیں تو وہ مرکزی بینک سے مدد لے کر اپنی مشکل دور کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر تجارتی بینک لوگوں کو زیادہ قرض جاری کر دیں یا ہنڈیوں کو زیادہ مقدار میں بٹہ لگا دیں اور خود ان کے پاس امانت داروں کو ادائیگی کے لئے روپے کی کمی ہو جائے تو وہ فوراً مرکزی بینک سے اُدھار لے لیتے ہیں یا اپنی ہنڈیوں کو دوبارہ مرکزی بینک سے بٹہ لگوا لیتے ہیں اور اس طرح سے اپنی مشکل پر قابو پاتے ہیں۔ اگر مرکزی بینک مشکل وقت میں ان کی مدد نہ کرے تو تجارتی بینک کے لئے ملک میں کاروبار کرنا مشکل ہو جائے کیونکہ لوگوں کا اعتماد اگر ایک بار کسی بینک پر سے اٹھ جائے تو پھر اس بینک کا کاروبار جاری رکھنا دشوار ہو جاتا ہے کیونکہ بینک اسی اعتماد کی بنا پر ہی کاروبار کرتے ہیں۔

6- حساب گھر (Clearing House): مرکزی بینک حساب گھر کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ یہ بینک تمام تجارتی بینکوں کو یہ سہولت بہم پہنچاتا ہے کہ وہ مرکزی بینک کے دفتر میں جمع ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ لین دین سے متعلق حساب کتاب کر لیں۔ دن میں دو بار تمام بینکوں کے نمائندے مرکزی بینک کے دفتر میں جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ لین دین کرتے ہیں۔ اس طرح سے اس بینک نے تجارتی بینکوں کے مابین ادائیگیوں اور وصولیوں کو بھی بہت آسان اور سہل بنا دیا ہے۔

7- بازار زر کا ناظم (Controller of Money Market): مرکزی بینک بازار زر کے ناظم کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ جہاں ایک طرف مرکزی بینک ملک میں کرنسی جاری کرتا ہے۔ دوسری طرف اس کی یہ کوشش بھی ہوتی ہے کہ کرنسی کی مقدار ملک میں ضرورت کے مطابق رہے نہ تو یہ اتنی زیادہ ہو جائے کہ قیمتیں بڑھ جائیں اور ملک میں افراط زر کی صورت پیدا ہو اور نہ ہی اتنی کم ہو کہ اس سے معیشت بحران کا شکار ہو۔ لہٰذا یہ ایسے طریقے اختیار

کرتا ہے جس سے ملک میں زر کی مقدار ضرورت کے مطابق رہتی ہے۔ اسے ہم مرکزی بینک کی زری پالیسی بھی کہتے ہیں۔ پس مرکزی بینک بطور بازارِ زر کے ناظم یا محافظ کے بھی فرائض سرانجام دیتا ہے اور اس طرح سے ملک میں اعتباری زر کی گردش کو کنٹرول کرتا ہے۔

بازارِ زر کا ناظم یا مرکزی بینک کا زرِ اعتبار پر کنٹرول

(Controller of Money Market)

ہر ملک کا مرکزی بینک متعدد فرائض سرانجام دیتا ہے لیکن اس کا سب سے اہم کام کرنسی کا اجراء اور اس کی قدر کو مستحکم رکھنا ہوتا ہے۔ مخصوص مقاصد کے پیشِ نظر مرکزی بینک کرنسی کی مقدار کو کنٹرول کرنے کے لئے جو طریقے اختیار کرتا ہے اسے مرکزی بینک کی زری پالیسی کہا جاتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت وہ افراطِ زر یعنی زر کی کثرت اور تفریطِ زر یعنی زر کی کمی کو کنٹرول کرتا ہے۔ بازارِ زر کا ناظم ہونے کی حیثیت سے وہ اعتباری زر کو کنٹرول کرنے کے لئے درج ذیل طریقے اختیار کرتا ہے۔

۱- مقداری طریقے (Quantitative Measures): مقداری طریقوں سے مراد ایسے طریقے ہیں جو کہ زر کی مقدار کو براہ راست کنٹرول کرتے ہیں اس قسم کے طریقوں کو اختیار کرنے سے زر کی مقدار کو کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقے افراطِ زر اور تفریطِ زر دونوں صورتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ افراطِ زر میں چونکہ زر کی بہتات ہوتی ہے۔ اس لئے زری پالیسی کے تحت ان طریقوں کو اس طرح سے اختیار کیا جاتا ہے کہ زر کی گردش اور اس کی مقدار میں کمی واقع ہو۔ اس کے برعکس اگر ملک میں تفریطِ زر کے حالات پائے جائیں تو انہی طریقوں کو اس طرح سے اختیار کیا جاتا ہے کہ زر کی مقدار اور گردش بڑھ سکے۔ اہم مقداری طریقے درج ذیل ہیں۔

(i) شرحِ بینک کی پالیسی (Bank Rate Policy): شرحِ بینک کی پالیسی سے مراد وہ شرح سود ہے جو مرکزی بینک عام تجارتی بینکوں کو قرضے دیتے وقت یا ان کی ہنڈیوں کو بٹہ لگاتے وقت مقرر کرتا ہے۔ اگر ملک میں افراطِ زر ہو اور مرکزی بینک زر کی مقدار کم کرنا چاہے تو وہ بینک ریٹ میں اضافہ کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں تجارتی بینک بھی شرح سود میں اضافہ کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے بینکوں کے قرضوں کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ملک تفریطِ زر کی وجہ سے کساد بازاری اور بحرانی کیفیت سے دوچار ہو تو ایسی صورت میں مرکزی بینک زر کی گردش میں اضافہ کرے گا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ وہ شرح سود میں کمی کرے گا تاکہ عام تجارتی بینکوں کو مرکزی بینک سے کم شرح سود پر قرضہ مل جائے اور ان کی ہنڈیوں کو بٹہ لگانے کی شرح بھی کم ہو جائے۔ اس سے تجارتی بینک لوگوں کو کم شرح سود پر قرضے دیں گے اور ان کی ہنڈیوں کو بٹہ لگائیں گے جس کے نتیجے میں زر کی گردش میں اضافہ ہوگا اور تفریطِ زر کی شدت کسی حد تک کم ہو جائے گی۔

کامیابی کی شرائط: شرحِ بینک کی پالیسی ملک میں افراطِ زر یا تفریطِ زر کو کنٹرول کرنے میں اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے جبکہ مندرجہ ذیل شرائط پوری ہوں۔

1- ملک میں زر کا کاروبار کرنے والے تمام ادارے مثلاً بینک، ایجنسیاں اور مختلف کارپوریشنیں مرکزی بینک کی پالیسی کو مکمل طور پر اختیار کریں۔ یعنی جب مرکزی بینک شرح سود میں اضافہ کر دے تو یہ ادارے بھی شرح سود میں اضافہ کر دیں۔

2- ملک کے معاشی نظام میں لچک ہونی چاہیے تاکہ اعتباری زر کی مقدار میں کمی بیشی سے لگان، اُجرتیں اور اشیاء وغیرہ بھی کم یا زیادہ ہو جائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ملک کا بازارِ زر منظم اور مستحکم ہو۔

جب تک دنیا کے مختلف ممالک طلائی معیارِ زر کے تحت تھے یعنی سونے کے سکے زرِ مبادلہ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ اس وقت سونے کے ذخائر کو محفوظ رکھنے اور دوسرے ممالک کو سونے کی درآمد کے لئے زری پالیسی موثر کردار ادا کرتی تھی کیونکہ جب مرکزی بینک شرح سود میں اضافہ کرتا تو اس سے دوسرے ممالک کو اپنے سرمائے کو زیادہ نفع بخش کاروبار میں

ترغیب ملتی تھی چنانچہ وہ اس ملک میں زیادہ سرمایہ کاری کرتے جہاں پر شرح سود بلند ہوتی۔ اس سے سونے کے ذخائر اس ملک کی طرف منتقل ہونے شروع ہو جاتے۔ اس کے برعکس جب شرح سود میں کمی ہو جاتی تو سونے کے ذخائر دوسرے ممالک کی طرف منتقل ہو جاتے لیکن اب چونکہ تقریباً دنیا کے سبھی ممالک نے معیار طلا کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ اس لئے بینک ریٹ پالیسی زیادہ موثر ثابت نہیں ہوتی۔

3- شرح بینک کی پالیسی کی کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شرح بینک میں تبدیلی سے حقیقت میں قرضہ کی مقدار میں ضرورت کے مطابق کمی بیشی ہو جائے کیونکہ اگر کاروباری لوگوں کے منافع کی شرح زیادہ ہوگی تو شرح سود میں اضافہ بھی سرمایہ کاری میں کمی کا سبب نہیں بنے گا کیونکہ لوگ بلند شرح سود پر قرضہ لینے کے لئے تیار ہوں گے اور اس طرح سے افراط زر پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ اس کے برعکس اگر ملک میں منافع کی شرح کم ہو رہی ہو تو سود کی شرح میں کمی بھی قرضہ کی مقدار میں اضافہ نہ کر سکے گی کیونکہ لوگ سرمایہ کاری سے گریز کریں گے اور اس طرح سے تفریط زر کو کنٹرول کرنے میں دقت پیش آئے گی۔

(ii) کھلے بازار کا عمل (Open Market Operation): مرکزی بینک کی زری پالیسی کا دوسرا اہم حربہ کھلے بازار کا عمل ہے۔ اس کے ذریعے مرکزی بینک ضرورت کے مطابق بازار زر میں کفالتوں' بانڈز' تمسکات وغیرہ کی خرید و فروخت بھی کرتا ہے۔ مثلاً اگر ملک میں افراط زر ہو اور مرکزی بینک زر کی گردش کو کم کرنا چاہے تو ایسی صورت میں مرکزی بینک کے پاس جو بھی کفالتیں' بانڈز اور تمسکات ہوتے ہیں وہ انہیں زر کی منڈی میں لا کر فروخت کر دیتا ہے اور اس طرح سے زر کی گردش کو کسی حد تک کم کر دیتا ہے کیونکہ لوگ بینک کی کفالتوں' بانڈز وغیرہ کو خرید لیتے ہیں اور پیسہ بینک کے پاس چلا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ملک میں تفریط زر ہو تو مرکزی بینک زر کی منڈی سے خود کفالتوں' بانڈز تمسکات اور حصص وغیرہ کو خرید لیتا ہے۔ لہٰذا زر لوگوں کے پاس پہنچ جاتا ہے اور اس طرح سے بینک زر کو گردش میں ڈال دیتا ہے پس کھلے بازار کے عمل سے بھی مرکزی بینک ضرورت کے مطابق زر کی مقدار میں کمی بیشی کرتا ہے۔

کامیابی کے لئے شرائط: کھلے بازار کے عمل کی کامیابی کے لئے چند شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1- یہ ضروری ہے کہ جب مرکزی بینک سرکاری کفالتوں کو خریدے تو تجارتی بینکوں کے نقد محفوظات میں کمی ہو۔

2- جب تجارتی بینکوں کے نقد محفوظات میں اضافہ ہو تو بینک زیادہ قرضے مہیا کریں اور جب ان کے نقد محفوظات میں کمی آ جائے تو قرضے کی مقدار بھی کم ہو جائے۔

لیکن اس شرط کا پورا ہونا ضروری نہیں کیونکہ قرضے کی طلب کا انحصار صنعتی' تجارتی اور کاروباری حالات پر ہوتا ہے۔ اگر معاشی حالات غیر یقینی ہوں تو شرح سود میں کمی بھی قرضوں کی مقدار میں اضافہ نہیں کر سکتی اور اگر تجارتی حالات نفع بخش ہوں تو اس صورت میں قرضوں کی مقدار کو کم نہیں کیا جا سکتا۔

3- مرکزی بینک کے پاس اگر عام تجارتی بینکوں کے نقد محفوظات میں کمی بیشی ہو تو قرضوں کی مقدار میں اسی صورت میں کمی بیشی ہو جائے یعنی تجارتی بینکوں کے نقد محفوظات کے بڑھنے سے وہ زیادہ قرضے جاری کریں اور نقد محفوظات میں کمی سے وہ قرضوں کی مقدار کم کر دیں۔

4- چوتھی ضروری شرط یہ ہے کہ بینکوں کے جاری کردہ اعتباری زر کی رفتار گردش میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اعتباری زر کی رفتار گردش میں اضافہ اعتباری زر کی مقدار میں کمی کی پالیسی کے اثرات کو زائل کر دے گا۔ اس طرح سے زر اعتبار کی گردش میں کمی اعتباری زر کی مقدار میں اضافے کی پالیسی کو ناکام بنا دے گی۔

5- ملک میں قلیل المیعاد اور طویل المیعاد سرکاری سیکیورٹیوں کی خرید و فروخت کی ایک وسیع اور مستعد منڈی ہو۔

اگرچہ مندرجہ بالا شرائط کفالتوں کی کھلے بازار میں خرید و فروخت کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب مرکزی بینک کفالتوں کی خرید و فروخت کرتا ہے تو عام تجارتی بینکوں کے قرضے جاری کرنے کی استطاعت کم یا زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ملک کا بازار زر نہایت منظم ہونا چاہیے تا کہ کفالتوں کی خرید و فروخت صحیح طریقے سے ہو سکے۔

(iii) محفوظ سرمائے کے تناسب میں تبدیلی (Changes in Reserve Ratio): چونکہ مرکزی بینک ملک کے تمام تجارتی بینکوں کو کنٹرول کرتا ہے اور وہ باقاعدہ طور پر اس کے پاس رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں شیڈولڈ بینک کہا جاتا ہے۔ تجارتی بینک جب چاہیں مشکل وقت میں مرکزی بینک سے مدد طلب کر سکتے ہیں۔ ضرورت کے وقت مرکزی بینک انہیں قرضے دیتا ہے اور ان کی ہنڈیوں کو دوبارہ بٹہ لگاتا ہے اور انہیں مصیبت سے نجات دلاتا ہے۔ انہی خدمات کے پیش نظر مرکزی بینک تجارتی بینکوں کی کل امانتوں میں سے ایک خاص شرح سے رقم اپنے پاس زر محفوظ کی شکل میں رکھتا ہے۔ مثال کے طور پہ شرح اگر 5 فیصد ہو اور کسی بینک کے پاس امانتوں کے طور پر کل 00 کروڑ روپے جمع ہوں تو اس میں سے 5 کروڑ روپے مرکزی بینک کے پاس جمع کروا دیتے ہیں اور باقی خود استعمال کرتے ہیں۔ اسے زر محفوظ (Cash Reserve) کہتے ہیں۔ اگر مرکزی بینک ملک میں افراط زر کو قابو کرنا چاہے تو وہ اس شرح میں اضافہ کر دے گا۔ فرض کریں کہ وہ اسے بڑھا کر 6 فیصد کر دیتا ہے تو اب اس بینک کو 5 کروڑ روپے کی بجائے 6 کروڑ روپے مرکزی بینک کے پاس جمع کروانے ہوں گے۔ اس طرح سے مزید ایک کروڑ روپیہ گردش سے نکل جائے گا۔ اس کے برعکس اگر ملک میں تفریط زر کی صورتحال موجود ہو تو مرکزی بینک اس شرح کو کم کر دیتا ہے تا کہ بینکوں کو قرضے جاری کرنے کے لئے مزید رقم حاصل ہو جائے۔ تجارتی بینک اس رقم کو قرضوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح سے زر کی گردش میں کچھ اضافہ ہو جاتا ہے اور تفریط زر کی شدت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ پہلے دونوں طریقوں کے مقابلہ میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے لیکن اس طریقہ کی بھی کچھ حدود (Limitations) ہیں جنہیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

حد بندیاں (Limitations):

1- تجارتی بینکوں کے پاس اگر فالتو محفوظات بہت زیادہ ہوں تو مرکزی بینک کی نقد محفوظات کی شرح بڑھانے کے باوجود ان کے پاس اتنا سرمایہ وافر مقدار میں بچ جائے گا جس کو وہ گردش میں ڈال کر بینک کی پالیسی کا اثر زائل کر دیں گے۔

2- مرکزی بینک کے پاس جمع شدہ نقد محفوظات تک عام بینکوں کی پہنچ نسبتاً آسان ہوتی ہے اس لئے اگر مرکزی بینک اس شرح میں اضافہ بھی کر دے تو عام تجارتی بینکوں کو اس سے چنداں فرق نہیں پڑتا۔

3- حکومتیں عام طور پر سرکاری قرضہ کے حصول کی خاطر شرح سود کو کم رکھتی ہیں۔ اس لئے کم شرح سود پر بینک لوگوں کو اُدھار دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس طرح بینکوں کے پاس کافی رقم نقدی کی صورت میں موجود رہتی ہے۔

(iv) قرضوں کی راشن بندی (Credit Rationing): مرکزی بینک یہ طریقہ افراط زر کو کنٹرول کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اگر کوئی بینک مرکزی بینک کی پالیسی پر عمل نہ کرے تو وہ بعض اوقات اس بینک کی راشن بندی کر دیتا ہے جس کے تحت اس بینک کو مقررہ مقدار سے زیادہ قرضہ نہیں مل سکتا یا اس کی ہنڈیوں کو مقررہ مقدار سے زیادہ بٹہ نہیں لگ سکتا۔ اس صورت میں تجارتی بینک قرضہ جاری کرنے کے سلسلے میں محتاط ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں اس بات کا خدشہ لاحق رہتا ہے کہ اگر انہوں نے زیادہ قرضہ جاری کر دیا یا زیادہ ہنڈیوں کو بٹہ لگا دیا تو مرکزی بینک ان کی مدد نہیں کرے گا اور وہ مشکل میں پھنس جائیں گے۔ اس طرح سے اس مسئلے کو کافی حد تک کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

اعتباری زر کو کنٹرول کرنے کے لئے جو طریقے اُوپر بیان کئے گئے ہیں چونکہ ان کا تعلق زر کی مقدار کو کم و بیش کرنے سے

ہے۔اس لئے انہیں مقداری طریقے Quantitative Measures کہتے ہیں لیکن یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ان میں سے کوئی بھی طریقہ حتمی طور پر افراط زر یا تفریط زر کو کنٹرول نہیں کر سکتا تاہم ان کی شدت میں کسی حد تک کمی آ جاتی ہے۔ان طریقوں کے علاوہ بھی کچھ اور طریقے ہیں جن کا جائزہ درج ذیل سطور میں لیا جاتا ہے۔

2-معیاری طریقے یا وصفی طریقے (Qualitative Measures): معیاری یا وصفی طریقے ایسے ہیں جو براہ راست زر کی مقدار میں کمی بیشی کا سبب نہیں بنتے لیکن بالواسطہ طور پر وہ بھی مسئلے کو حل کرنے میں کافی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔یہ درج ذیل ہیں۔

1-اخلاقی اپیل (Moral Persuasions): بعض اوقات مرکزی بینک تجارتی بینکوں پر اخلاقی دباؤ بھی ڈالتا ہے اور انہیں مجبور کرتا ہے کہ وہ اس کی پالیسی کے مطابق عمل کریں اور ملک میں درپیش مسائل کو حل کرنے میں بینک کی مدد کریں۔اس قسم کے اخلاقی دباؤ کو ہم اخلاقی اپیل کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

2-راست اقدام (Direct Action): اگر کوئی تجارتی بینک مرکزی بینک کے ساتھ تعاون نہ کرے اور اس کی پالیسی پر عمل پیرا نہ ہو تو مرکزی بینک اس بینک کو راست اقدام کی دھمکی دے دیتا ہے جس کے تحت وہ اسے قرض دینے سے انکار کر دیتا ہے یا اس کی ہنڈیوں کو بٹہ لگانے سے انکار کر دیتا ہے یا پھر وہ انتہائی قدم اٹھانے کی دھمکی دیتا ہے کہ وہ اسے اپنی فہرست سے نکال دے گا۔غرضیکہ وہ اس طرح دھمکی دے کر بینکوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اس کی پالیسی کے مطابق زر کو کنٹرول کرنے میں مدد دیں۔

3-اشتہار بازی (Publicity): بعض اوقات مرکزی بینک اشتہار بازی کے ذریعے بھی افراط زر کو کنٹرول کرتا ہے۔مثال کے طور پر پاکستان کے مرکزی بینک نے انعامی بانڈز کے ذریعے کروڑوں روپیہ گردش سے نکال لیا ہے۔لوگوں نے انعام کے لالچ میں بانڈز خرید رکھے ہیں اور اس طرح سے روپیہ گردش سے نکل کر بینک کے پاس پہنچ گیا ہے۔اشتہار بازی کے ذریعے مرکزی بینک لوگوں کو بچت کی ترغیب بھی دیتا ہے تا کہ لوگ رقوم بچائیں اور زر کی گردش کچھ کم ہو۔اشتہار بازی بھی اعتبار زر کی مقدار کو کنٹرول کرنے کا ایک بامقصد ذریعہ ہے۔

4-قرض جاری کرنے کی حد مختتم میں تبدیلی (Change in the Marginal Requirements): اس طریق کار کے تحت بینک مختلف قسم کی ضمانتوں پر جو قرضے جاری کرتا ہے۔اس صورت میں قرضہ جاری کرتے وقت ان ضمانتوں کی مالیت کو کم کر دیا جاتا ہے۔اس باہمی فرق کو حد مختتم کہا جاتا ہے۔مثلاً اگر ایک مکان کی مالیت دس لاکھ روپے ہے اور بینک اس کی مالیت کو 8 لاکھ تصور کرتے ہوئے 8 لاکھ کے برابر قرض دیتا ہے۔لہٰذا حد مختتم 2 لاکھ روپیہ ہوگی۔افراط زر کو کنٹرول کرنے کی صورت میں بینک اس حد مختتم کو بڑھا دیتا ہے تا کہ کم قرضے جاری ہو سکیں۔اس کے برعکس تفریط زر کے حالات میں اس حد کو کم کر دیا جاتا ہے۔

5-صرفی قرضوں پر کنٹرول کا طریقہ (Regulation of Consumer's Credit): اس طریقے کے مطابق صارفین کی قوت خرید کو کم یا زیادہ کیا جاتا ہے۔یہ طریقہ ان اشیاء کی خرید و فروخت پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے جو کہ اقساط پر فروخت کی جاتی ہیں۔افراط زر میں بعض اشیاء کی خرید کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے مثلاً ایسی اشیاء کی فروخت پر پہلی اقساط زیادہ وصول کی جاتی ہیں اور بعد میں قسطوں کی تعداد کم کر دی جاتی ہے تا کہ صارفین زیادہ رقم ادا نہ کر سکیں اور اس طرح سے اس شے کی طلب میں زیادہ اضافہ نہ ہو۔اس طرح سے تفریط زر میں صارفین کی طلب بڑھانے کے لئے نرم پالیسی اختیار کی جاتی ہے اور قسطوں کی شرائط بھی آسان کر دی جاتی ہیں تا کہ لوگوں کا صرفی خرچ زیادہ ہو۔

سود کا مفہوم (Meaning of Interest)

قرآن کریم میں سود کے متعلق اکثر لفظ ربٰو کا استعمال آیا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ سب سے پہلے لفظ ربٰو پر تفصیلی روشنی ڈالی جائے۔

الربا: الزیادۃُ علیٰ شیءٍ۔ کسی شے میں زیادتی۔

ربوا: کے لفظی معنی زیادتی کے ہیں۔ مثلاً عربی زبان میں کہا جاتا ہے۔ اربیٰ فلانٌ علی فلانٍ۔ فلاں شخص نے فلاں شخص پر زیادتی کی۔

ربٰو کے معنی عربی لغت میں زیادتی اور اضافے کے ہیں۔ اصطلاحاً اہل عرب اس لفظ کو اس زائد رقم کے لیے استعمال کرتے تھے جو ایک قرض خواہ اپنے قرض دار سے مہلت کے معاوضہ میں وصول کرتا تھا۔ اس کو عام زبان میں سود کہا جاتا ہے۔ نزول قرآن کے وقت سودی معاملات کی جو شکلیں رائج تھیں اور جنہیں اہل عرب ربٰو کے نام سے تعبیر کرتے تھے وہ یہ ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرتا اور ادائے قیمت کے لئے ایک مدت مقرر کر دیتا اور اگر وہ مدت گزر جاتی اور قیمت ادا نہ ہوتی تو پھر وہ مزید مہلت دیتا اور قیمت میں اضافہ کر دیتا۔ مثلاً ایک شخص دوسرے شخص کو قرض دیتا اور اس سے طے کر لیتا کہ اتنی مدت میں اتنی رقم اصل سے زائد ادا کرنی ہوگی یا پھر قرض خواہ اور قرض دار کے درمیان ایک خاص مدت کے لئے ایک شرح طے ہو جاتی تھی اور اگر اس مدت میں اصل رقم معہ اضافے کے ادا نہ ہوتی تو مزید مہلت پہلے سے زائد شرح پر دی جاتی تھی۔

ربٰو کی دو قسمیں ہیں: (۱) ربٰو النسیہ (اُدھار) (۲) ربٰو الفضل (نقد)

۱۔ ربٰو النسیہ (اُدھار): یہ جاہلیت میں مشہور اور رائج تھا اس کے تحت وہ لوگوں کو مال دیتے اور ہر مہینے کچھ مقررہ سود لیتے تھے اور راس المال (اصل) باقی رہتا تھا۔ پھر جب قرض کی ادائیگی کا وقت آ پہنچتا تو قرض خواہ اس سے راس المال (اصل) طلب کرتا اگر ادائیگی میں لیت و لعل کرتا تو رقم اور مدت میں اضافہ کر دیتا اور اس کو ربٰو کہتے تھے یہ جاہلیت میں رائج تھا۔

۲۔ ربٰو الفضل (نقد): اس میں گیہوں کو گیہوں سے اور جَو کو جَو سے بدلا جاتا تھا۔ جاہلیت میں ربٰو کا یہ طریقہ تھا کہ کسی شخص کا کسی پر کچھ مدت تک کے لئے کچھ حق ہوتا تھا۔ جب ادائیگی کا زمانہ آتا تو قرض خواہ مقروض سے دریافت کرتا کہ آیا تو ادا کرتا ہے یا سود دیتا ہے۔ پس اگر دے دیتا تو اس سے کچھ زائد نہ لیتا ورنہ مدت بڑھا کر سود وصول کرتا۔ جس ربٰو سے خدا نے منع کیا ہے وہ یہ تھا کہ کسی شخص پر کسی کا کچھ قرض ہوتا تھا مقروض کہتا میں تجھے اتنا دوں گا تو مجھے مہلت دے۔ جاہل عرب ایک مدت مقررہ کے لئے قرض دیتے تھے۔ چنانچہ جب قرض کی ادائیگی کا زمانہ آتا تو قرض خواہ مقروض سے قرض یا سود کا مطالبہ کرتا۔ اب اگر وہ قرض ادا نہیں کر سکتا تو اس پر قرض کو دُگنا کر دیتا تھا۔ مثلاً ایک سال کی اوٹنی ہوتی تھی تو اس کو دو سال کی اور اگر ایک پیمانہ غلہ ہوتا تو اس کو دو پیمانے کر دیتا۔

سود کے متعلق امام فخر الدین رازی کے خیالات

تمام فقہاء اور اکثر مفسرین مثلاً ابن جریر طبری۔ زمخشری سیوطی۔ بیضاوی اور ابن عربی نے صرف قانونی نقطۂ نظر سے مسئلۂ سود پر بحث کی ہے۔ امام فخر الدین رازی پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے سود پر معاشی نقطۂ نظر سے بحث کی ہے۔ ذیل میں اُن کی تفسیر کبیر کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ لفظ ربٰو کے معنی زیادتی کے ہیں' لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر طرح کی زیادتی وصول کرنا حرام ہے بلکہ ربٰو کی جو حرمت ہے۔ وہ ایک خاص قسم کا معاہدہ ہے جو ان (عربوں) کے ہاں ربٰو کے نام سے موسوم تھا اور یہی ربٰو انسیہ ہے۔ پس خُدا نے جس ربٰو کو حرام قرار دیا ہے تو اس سے یہی ربٰو انسیہ مراد ہے۔

حُرمتِ سود کی وجوہات

1- سود کی حرمت کی ایک وجہ یہ ہے کہ ربٰو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس میں ایک انسان کا مال بغیر کسی عوض کے لیا جاتا ہے۔ کیونکہ جو کوئی ایک درہم کو دو درہم کے بدلے میں نقد یا اُدھار فروخت کرتا ہے۔ تو وہ یہ زیادہ درہم بغیر کسی عوض کے لیتا ہے اور انسان کے مال سے اس کی احتیاج وابستہ ہوتی ہے' جس کی بڑی حرمت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کے مال کی حُرمت اس کے خون کی حرمت جیسی ہے۔ پس اسی وجہ سے دوسرے کا مال بغیر کسی عوض کے لینا ممنوع قرار دیا گیا اور اگر کہا جائے کہ کیوں ایسا جائز نہ ہو کہ راس المال (اصل) زائد درہم کے معاوضے میں ایک طویل مدت تک اس کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ اگر راس المال (اصل) اس کے ہاتھ میں رہتا تو ممکن تھا کہ مالک مال (اصل دار) اس سے تجارت کرتا اور اس تجارت کے سبب سے وہ فائدہ حاصل کرتا۔ پس جو وہ اس کو مدیون (قرضدار) کے ہاتھ میں چھوڑتا ہے اور مدیون اس سے نفع اُٹھاتا ہے تو پھر کس لیے رب المال (اصل دار) کو زائد درہم دینے سے روک دیا گیا؟
کیونکہ اس کے مال سے نفع اُٹھانے کا معاوضہ تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جس نفع اُٹھانے کا آپ نے تذکرہ کیا ہے وہ ایک امر موہوم ہے جو کبھی حاصل ہوتا ہے اور کبھی حاصل نہیں ہوتا لیکن زائد درہم لینا یقینی امر ہے۔

2- دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ سود لوگوں کو کسب و ہنر میں مشغول ہونے سے روکتا ہے کیونکہ جب اصل دار کو سود کے ذریعے چاہے وہ نقد ہوں یا اُدھار زائد درہم حاصل ہوں تو اس کے لئے روزی کمانا (اکتساب المعیشۃ) آسان ہو جائے گا۔ پس وہ کسب' تجارت اور مشقت طلب صنعتوں کی تکلیف نہ اُٹھائے گا اور اس طرح لوگوں کے فوائد (منافع الخلق) منقطع ہو جائیں گے۔ اور یہ تو لازمی امر ہے کہ دنیاوی کاروبار بغیر تجارت' صنعت و حرفت اور عمارات کے چل نہیں سکتے۔

3- تیسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ معاہدہ ربٰو اس وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ قرض لوگوں کے درمیان نیک نامی و شہرت کو منقطع کر دیتا ہے۔ جب سود ہی حرام ہو تو لوگ روپیہ قرض لینے اور اس کے مثل لٹانے سے باز رہتے ہیں۔ اگر سود حلال ہو جائے' حاجت مند شخص کی حاجت اس کو اس امر پر آمادہ کرے گی کہ ایک درہم کو دو درہم پر حاصل کرے۔ اس طرح آپس کی ہمدردی' نیکی اور احسان مندی ختم ہو جائے گی۔

اسلام میں بلاسود بینکاری کا تصور

(Concept of Interest free Banking in Islam)

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں معاشی معاشرتی' سیاسی اور مذہبی مسائل کے حل کے لیے ایک بنیادی لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے۔ جہاں اسلام سود کو حرام قرار دیتا ہے وہاں اس کے متبادل ایک ایسا مضبوط اقتصادی نظام بھی تجویز کرتا ہے جس کی بنیاد سود کے کھوکھلے نظام کی بجائے تجارت کے مضبوط نظام پر ہے۔ دور جدید میں بینکاری نظام کے فروغ کو معیشت کے سلسلہ میں بڑی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ لیکن مروجہ نظام بینکاری سود کی اساس پر قائم ہے۔ اسلام نے مضاربت اور شراکت کو بینکاری کی متبادل اساس کے طور پر اختیار کر کے اسے سود کی لعنت سے پاک کیا ہے۔ لہٰذا پہلے مضاربت کے تصور کی وضاحت

کرنے کے بعد اسلام میں بلاسود بینکاری کے تصور کی وضاحت کی جا سکے گی۔

(i) مضاربت کا مفہوم (Modaraba): مضاربہ کا لفظ "الغرب" سے نکلا ہے جس کے معنی سفر کے ہیں۔ کیونکہ تجارت میں عموماً سفر درپیش ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ "مضاربہ فی الارض" سے ماخوذ ہے جس سے مراد ہے۔ زمین کے طول و عرض میں سفر کرنا' جس کا اطلاق مضاربت کے معاملہ میں مضارب کی راب المال کے سرمایہ کے ساتھ جدوجہد پر ہوتا ہے۔

لہٰذا ہم مضاربت کی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔

"دو یا زائد افراد کے درمیان ایسا معاملہ جس میں ایک فریق سرمایہ فراہم کرتا ہے (راب المال) اور فریق ثانی اس سرمائے سے کاروبار کرتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت کہ اسے کاروبار کے منافع میں سے ایک متعین نسبت سے حصہ ملے گا۔"

اس معاملے میں راب المال (سرمایہ کا مالک) سرمایہ فراہم کرتا ہے اور مضارب اس سرمایہ پر محنت کر کے اس میں اضافہ کرتا ہے اس طرح ہونے والے منافع کو فریقین پہلے سے متعین کردہ نسبتوں سے تقسیم کر لیتے ہیں۔

مضاربت کے ضوابط: کاروبار شروع کرنے سے پہلے اور مضارب رب المال کی طرف سے سرمایہ فراہم کرنے کے بعد سرمایہ کی حیثیت امانت کی سی ہوگی اور امانت کی حفاظت مضارب کی ذمہ داری ہے۔ کاروبار شروع ہونے کے بعد مضارب کی حیثیت راب المال کے وکیل کی ہو جاتی ہے۔ کاروبار میں منافع ہونے کی صورت میں مضارب کی حیثیت مالیاتی معاہدے کے شریک کی ہو جاتی ہے اور ہر شریک کو معینہ اور طے شدہ نسبت سے منافع کی تقسیم کی جاتی ہے۔ اگر مضاربت منسوخ ہو جائے تو یہ معاہدہ روزگار کی شکل اختیار کر لے گا اور مضارب کی حیثیت ملازم کی ہو جائے گی۔ نفع یا نقصان راب المال کا ہوگا اور جبکہ مضارب کو اس کی اُجرت ملے گی۔

اگر مضارب معاہدے کی کسی شرط کی خلاف ورزی کرے تو اس کی حیثیت غاصب کی ہوگی۔ اور اس پر سرمایہ کی واپسی کی ذمہ داری ہوگی۔ اگر مضاربت کی ایک شرط یہ ہو کہ سارا منافع مضارب کو ملے گا تو مضارب کی حیثیت مقروض کی ہوگی اور یہ معاملہ مضاربت کے بجائے قرض کا معاملہ ہوگا۔

(ii) مشارکہ (شراکت) (Musharika): دو یا دو سے زائد افراد کا کسی کاروبار میں متعین سرمایہ کے ساتھ نفع کے حصول کے لئے اکٹھے ہونا اور کاروبار کے نفع نقصان میں پہلے سے طے شدہ نسبتوں پر متفق ہونا شراکت کہلاتا ہے۔

شراکت کے ضوابط:

(i) ہر فریق کا حصہ نسبت یا فی صد کی صورت میں پہلے سے طے کر لیا جائے گا۔
(ii) نفع کی تقسیم میں فریقین کے سرمایہ عملی شمولیت اور ذمہ داری کو پیش نظر رکھ کر نفع کو متعین کیا جائے۔
(iii) مسلسل جاری کاروبار میں نقصانات کا ازالہ آئندہ ہونے والے نفع سے کیا جا سکتا ہے۔
(iv) اصل سرمایہ سرمائے کے مالکان کو واپس ملنے کے بعد ہی نفع کے حق دار نفع کے مالک قرار پائیں گے۔
(v) مساوی سرمایہ کاری کے باوجود نفع کی نسبتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔

(iii) حصصی شراکت (Equity Participation): سود کے بغیر نفع کمانے کے لیے بنک اور دیگر مالیاتی ادارے حصصی شراکت کا طریقہ اختیار کرتے ہیں اس کا مطلب ہے جب بنک یا مالیاتی ادارے کسی فرم کو قرض دیتے ہیں تو فرم قرض کی ادائیگی سود کے بغیر کرتی ہے لیکن اپنے نفع میں سے ایک خاص حصہ بنک یا مالیات اداروں کو ادا کرتی ہے۔

(iv) کرایہ داری کی شراکت (Rental Sharing): یہ طریقہ بنک اور دیگر مالیاتی ادارے اختیار کرتے ہیں مثلاً پاکستان سرمایہ کاری کارپوریشن پاکستان میں جائیداد خرید کر اپنے گاہکوں کے ساتھ معاہدے طے کرتی ہے گاہک مرمت اور ٹیکس کی رقوم ادا کرتے ہیں بدلے میں انھیں ایک خاص منافع کرایہ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔

(v) خریداری پر مبنی کرایہ (Lease Financing): اس طریقے کے تحت بنک یا دیگر مالیاتی ادارے مختلف گاہکوں اور کاروباری مراکز کے لیے اثاثے خریدتے ہیں اور پھر وہ اثاثے اپنے گاہکوں اور کاروباری مراکز کو کرایے پر دے دیتے ہیں کاروباری ادارے اور گاہک نہ صرف کرایہ ادا کرتے ہیں بلکہ اثاثے کو خریدنے پر لگائی جانے والی رقم بھی ایک مقررہ وقت تک مالیاتی اداروں کو واپس لوٹا دیتے ہیں اثاثے کی ملکیت رقم کی واپسی کے بعد کاروباری ادارے یا گاہک کو منتقل کر دی جاتی ہے۔

(vi) مارک اپ (Mark Up): بنک اور دیگر مالیاتی ادارے تاجروں کو ضرورت کی اشیاء خرید کر دیتے ہیں تاجر حضرات ان اشیاء کو بازار میں فروخت کرتے ہیں اور بنک کو رقم کی ادائیگی آسان قسطوں میں کرتے ہیں۔

(vii) قرض حسنہ (Qarz-e-Hasna): تجارتی بنک ضرورت مند افراد کو مرکزی بنک کی ہدایت پر بلا کسی سود اور منافع کے قرض حسنہ جاری کرتے ہیں قرض دار جب قرض ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو ایسا قرض واپس کر سکتا ہے عام طور پر ایسے قرضے طلباء/ طالبات کو تعلیم و تربیت کے حصول کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔

اسلامی نظامِ معیشت میں بینکاری
Baking in Islamic economic system

اسلام نے سود سے پاک بینکاری کے نظام کا ایک مکمل اور متبادل نظام تجویز کیا ہے۔

اسلام میں ایک متبادل بنیاد نفع نقصان میں برابر کی شراکت ہے۔ نفع تغیر پذیر ہو اور اس کا انحصار کارکردگی پر ہو۔ یہ دو افراد کے درمیان ذاتی طور پر بھی ہو سکتا اور اس کے لیے سرمایہ کاری کی کمپنیاں بینک اور دیگر ادارے بھی ہو سکتے ہیں۔ اسلام کے نزدیک بینک صرف مالیاتی ثالث ہی نہیں بلکہ ایک سرمایہ کار بھی ہے۔ اس لیے غیر سودی بینک محض مالیاتی ضمانت پر قرضہ نہیں دے گا بلکہ مجوزہ منصوبے کے قابل عمل ہونے کا جائزہ بھی لے گا اور اس کے سماجی اثرات کو بھی پیش نظر رکھے گا۔ اسلام نے مضاربت اور مشارکت کے بنیادی تصورات کے ستونوں پر بلا سود بینکاری کے ڈھانچے کو کھڑا کیا ہے۔

بلا سود بینکاری میں عملی پیش رفت کا جائزہ

1- ملائیشیا میں جائزہ (Case study of Malaysia): ملائیشیا کا مرکزی بنک 1958ء میں قائم ہوا۔ جس کے عمومی فرائض ایک عام تجارتی بنک کے سے ہیں لیکن 1963ء میں ملائیشیا میں حج کے خواہشمند لوگوں کے لیے ایک ادارہ قائم کیا گیا جہاں لوگ اپنی بچتیں جمع کرواتے اور حسب ضرورت قرض لیتے تھے۔ 1963ء میں 1270 حصہ داروں سے اس ادارہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آج حصہ داروں کی تعداد پندرہ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ اس ادارے کا قیام چھیالس ہزار ملائیشیائی رینگٹ (Rangat) سے ہوا تھا اور آج اس کا سرمایہ دو ارب ڈالرز سے بھی زیادہ ہے۔

سعودی عرب میں جائزہ (Case study of Saudi Arabia): نیشنل کمرشل بنک سعودی عرب (NCB) 1953ء میں قائم ہوا۔ اس کی 161 برانچیں نہایت مستعدی سے اسلامی

بینکاری نظام کے تحت اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔1975ء میں اسلامک بینک دوبئی بنا اور اسی سال اسلامی ترقیاتی بینک (IDB) قائم ہوا۔جس کی شاخیں بشمول پاکستان تمام ممالک اسلامی میں کام کر رہی ہیں۔دو ہولڈنگ کمپنیاں یعنی بڑے ملٹی نیشنل ادارے ایک دارالمال اسلامی جس کے تقریباً تیس بینک یا سرمایہ کاری کی کمپنیاں یا انشورنس کمپنیاں مختلف ممالک میں کام کر رہی ہیں۔یہ تمام ادارے بشمول "البرکا" گروپ اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔

اہم مشقی سوالات

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات: Objective Questions

-1 قومی بچت مرکز کس قسم کا بنک ہوتا ہے۔(لاہور 2017)

(ا) امداد باہمی کا بنک (ب) بچت بنک ✓ (ج) زرمبادلہ کا بنک

-2 پلک (FICIC) کونسا بنک ہے۔(ساہیوال بورڈ 2014، ڈی جی خان 2018، لاہور 2017)

(ا) صنعتی بنک ✓ (ب) تعمیر مکانات کی بحالی کارپوریشن

(ج) تجارتی بنک (د) زرعی ترقیاتی بنک

-3 ہنڈیوں کو دوبارہ بٹہ لگا سکتا ہے۔(ساہیوال 2019)

(ا) تجارتی بنک (ب) زرعی بنک (ج) صنعتی بنک (د) مرکزی بنک ✓

-4 اگر ابتدائی امانت 500 روپے اور زر نقد کا تناسب 20% ہو تو امانتوں کا مجموعہ =

(ا) 1500 روپے (ب) 2000 روپے (ج) 2500 روپے ✓ (د) 3500 روپے

-5 تجارتی بنک کا سب سے سیال اثاثہ کونسا ہوتا ہے۔

(ا) زرنقد ✓ (ب) طلبی قرضے (ج) تجارتی ہنڈیاں

-6 تجارتی بنک امانتوں پر سود ادا نہیں کرتے۔

(ا) معیادی (ب) بچت کھاتے (ج) طلبی امانتوں پر ✓

-7 نفع و نقصان شراکتی کھاتوں (PLS) کا اجراء کس دور حکومت میں ہوا۔

(ا) زیڈ۔اے بھٹو (ب) جنرل ایوب خان (ج) جنرل ضیاء الحق ✓ (د) جنرل پرویز مشرف

-8 امداد باہمی کے بنک کس قسم کے بنک ہوتے ہیں۔(ملتان بورڈ 17-2014)

(ا) فہرستی بنک (ب) غیر فہرستی بنک ✓ (ج) صنعتی ترقیاتی بنک (د) مرکزی بنک

-9 اگر زر نقد کا تناسب زیادہ ہو تو زر اعتبار کی تخلیق ہوتی ہے۔(ساہیوال بورڈ 2014، ڈی جی خان 2013، ملتان بورڈ 2016)

(ا) کم ✓ (ب) زیادہ (ج) تبدیل نہیں ہوتی (د) لامحدود

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

10- مرکزی بنک کس قسم کے بنکوں کا آخری سہارا ہوتا ہے؟
(ا) صارفین کے بنک (ب) امداد باہمی کے بنک (ج) فہرستی بنک ✓ (د) غیر فہرستی بنک

11- بازار زر کا ناظم ہونے کی حیثیت سے مرکزی بنک کونسی پالیسی اختیار کرتا ہے؟
(ا) زرعی پالیسی (ب) زری پالیسی ✓ (ج) تجارتی پالیسی (د) آمد وخرچ کی پالیسی

12- درج ذیل میں سے کونسا مقداری طریقوں میں شامل نہیں؟
(ا) اشتہار بازی ✓ (ب) راشن بندی (ج) بنک ریٹ پالیسی

13- بانڈ اور حصص وغیرہ کی فروخت سے زر کی رسد اور گردش پر کیا اثر پڑتا ہے۔
(ا) کم ہوتی ہے ✓ (ب) اضافہ ہوتا ہے
(ج) برقرار رہتی ہے (د) ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں

14- مرکزی بنک کے قیام کا بنیادی مقصد بتائیں۔
(ا) منافع کمانا (ب) لوگوں کی امانتیں جمع کرنا
(ج) بازار زر کا محافظ ✓ (د) غیر فہرستی تجارتی بنکوں کا آخری سہارا بننا

15- زر کی گردش میں اضافہ مقصود ہو تو ہنڈیوں کو بٹہ لگانے کی شرح میں کس سمت تبدیلی کی جاتی ہے۔
(ا) اضافہ (ب) تبدیل نہیں کی جاتی (ج) تکثیری (د) کمی ✓

16- معینہ حد اور متناسب حد کے اصولوں سے ہٹ کر نوٹ جاری کئے جائیں تو اسے کیا کہتے ہیں۔
(ا) خسارے کی سرمایہ کاری ✓ (ب) حقیقی سرمایہ کاری (ج) مقداری طریقہ (د) غیر لچکدار طریقہ

17- افراط زر کو کنٹرول کرنے کیلئے شرح بنک:
(ا) میں کمی کی جاتی ہے (ب) میں اضافہ کیا جاتا ہے ✓
(ج) میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی (د) کا کوئی کردار نہیں

18- ہمارے مرکزی بنک کا نام:
(ا) سٹی بنک (ب) فیڈرل بنک (ج) سنٹرل بنک آف پاکستان (د) سٹیٹ بنک آف پاکستان ✓

19- اسلام میں حرام ہے:
(ا) منافع (ب) نقصان (ج) مزدوری (د) سود ✓

20- پاکستان میں نفع ونقصان کے شراکتی کھاتوں کو کھولا گیا: (ملتان بورڈ 2014)
(ا) 1979ء (ب) 1965ء (ج) 1973ء (د) 1981ء ✓

21- زری پالیسی کا تعلق:
(ا) وفاقی حکومت (ب) مرکزی بنک ✓ (ج) بیرونی بنک (د) ان میں سے کوئی نہیں

22- کونسا بنک تجارتی بنک ہے؟
(ا) سٹیٹ بنک آف پاکستان (ب) ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن
(ج) یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ ✓ (د) حکومتی پالیسی

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

22- تجارتی بنک قرضے جاری کر سکتے ہیں۔ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) لامحدود (ب) امانتوں کے برابر (ج) امانتوں سے کم ✓ (د) امانتوں سے زیادہ

24- تجارتی بنک تخلیق کرتے ہیں۔ (لاہور بورڈ)
(ا) اعتباری زر ✓ (ب) علامتی زر (ج) قانونی زر (د) دھاتی زر

25- مرکزی بنک کا اہم ترین فرض ہے۔
(ا) منافع کمانا (ب) امانتیں جمع کرنا (ج) زری استحکام ✓ (د) قرضے جاری کرنا

26- بنک بیلنس شیٹ تیار کرتے ہیں۔
(ا) ہفتہ وار (ب) ماہانہ (ج) سہ ماہی (د) سالانہ ✓

27- کراس چیک پر (=) کا نشان ہوتا ہے۔
(ا) دائیں طرف اوپری کونا (ب) بائیں طرف اوپری کونا ✓ (ج) دائیں طرف نچلا کونا (د) (x) کا نشان نہیں ہوتا

28- شرح سود رہتی ہے۔ (مارکیٹ میں)
(ا) بنک سے ہمیشہ زیادہ ✓ (ب) بنک کے ہمیشہ برابر
(ج) بنک سے کبھی زیادہ اور کبھی کم (د) بنک سے ہمیشہ کم

29- مرکزی بنک جس شرح پر تجارتی بنکوں کو قرض دیتا ہے۔ کہلاتا ہے۔
(ا) شرح سود (ب) کھلے بازار کا عمل (ج) زر محفوظ کا تناسب (د) شرح بنک ✓

30- بنک جو چھوٹے کاروبار کو قرض دیتے ہیں کہلاتے ہیں۔
(ا) مائیکرو فنانس بنک ✓ (ب) مضاربہ بنک (ج) SME بنک (د) تجارتی بنک

31- پاکستان کا مالی سال شروع ہوتا ہے۔
(ا) یکم جولائی ✓ (ب) یکم رمضان (ج) یکم دسمبر (د) یکم جنوری

32- تجارتی بنک سود ادا نہیں کرتے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) معیاری امانتوں پر (ب) بچت کی امانتوں پر (ج) طلبی امانتوں پر ✓ (د) نفع و نقصان کی امانتوں پر

33- نوٹ جاری کرنے کا اختیار ہے۔
(ا) تجارتی بنک (ب) فہرستی بنک (ج) تعارفی بنک (د) مرکزی بنک ✓

34- کرنسی نوٹ جاری کرنے کے طریقے ہیں۔ (ملتان بورڈ 2016، لاہور بورڈ 2017)
(ا) 2 ✓ (ب) 4 (ج) 3 (د) 5

35- زری پالیسی کے مقدار طریقوں میں شامل نہیں۔ (ملتان بورڈ 2017)
(ا) کھلے بازار کا عمل (ب) بنک ریٹ پالیسی (ج) راشن بندی (د) اشتہار بازی ✓

36- سب سے پہلا مرکزی بنک قائم ہوا۔ (ساہیوال بورڈ 2018)
(ا) چین (ب) امریکہ (ج) برطانیہ ✓ (د) جرمنی

37- بنک کی بیلنس شیٹ کے دو حصے ہوتے ہیں۔ (ملتان بورڈ 2018)
(ا) زر کی طلب اور زر کی رسد (ب) زر محفوظ اور قرضے
(ج) قرضے کی طلب اور قرضے کی رسد (د) واجبات اور اثاثے ✓

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

38- تجارتی بنک کے فرائض میں شامل نہیں ہے۔ (ملتان بورڈ 2015)
(ا) امانتیں رکھنا (ب) قرضے جاری کرنا (ج) نوٹ جاری کرنا ✓ (د) ہنڈیوں کو بٹہ لگانا

39- زری مقدار کو کنٹرول کرنے کے لیے مرکزی بنک اپناتا ہے۔ (لاہور بورڈ 2017)
(ا) زری پالیسی ✓ (ب) مالیاتی پالیسی (ج) معاشی پالیسی (د) تجارتی پالیسی

40- شرح بنک ہمیشہ ہوتی ہے۔ (لاہور بورڈ 2017)
(ا) صفر شرح سود کے برابر (ب) شرح سود کے برابر
(ج) شرح سود سے کم ✓ (د) شرح سود سے زیادہ

41- مکانات کی تعمیر کے لیے قرضہ فراہم کرتا ہے۔ (لاہور بورڈ 2019)
(ا) صنعتی بنک (ب) زرعی بنک (ج) ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن (د) تجارتی بنک

42- ذیل میں سے کو ایک کام مرکزی بنک کے فرائض میں شامل نہیں۔
(ا) نوٹ جاری کرنا (ب) منافع کمانا ✓ (ج) ہنڈیوں پر دوبارہ بٹہ لگانا (د) بازار زر کا ناظم

43- ذیل میں سے کوئی ایک نظام پاکستان میں نوٹ جاری کرتے وقت اپنایا جاتا ہے۔
(ا) زر مبادلہ کا نظام (ب) معینہ حد کا نظام
(ج) متناسب محفوظ سرمائے کا نظام ✓ (د) اعتباری زر کا نظام

44- ہنڈیوں کو دوبارہ بٹہ لگاتا ہے۔ (ملتان بورڈ 18-2015، ساہیوال بورڈ 2019)
(ا) تجارتی بنک (ب) اسلامک بنک (ج) مرکزی بنک ✓ (د) صنعتی بنک

Descriptive Part انشائیہ

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پارٹ 1: مختصر بیانیہ سوالات بمعہ جوابات (Short Notes)

سوال 1: تین سطور میں بنک کا مفہوم بیان کریں۔ (ساہیوال بورڈ 16-2014، ملتان بورڈ 16-2016)

جواب: بنک ایک ایسا مالی ادارہ ہوتا ہے جو عوام سے امانتیں وصول کرتا ہے۔ ضرورت مندوں کو قرضے مہیا کرتا ہے اس طرح نہ صرف اعتباری زر کی تخلیق کرتا ہے بلکہ منافع بھی حاصل کرتا ہے نیز بنک خود بھی سرمایہ کاری کرتا ہے۔

سوال 2: فہرستی (شیڈولڈ) اور غیر فہرستی (نان شیڈولڈ) بنک میں فرق بتائیں۔

جواب: فہرستی بنک کو کاروبار شروع کرنے سے پہلے مرکزی بنک سے باقاعدہ اجازت لینی پڑتی ہے۔ اس کے کم از کم سرمائے کی حد کا تعین کیا جاتا ہے اور اپنی امانتوں کا کچھ حصہ مرکزی بنک کے پاس بطور محفوظ سرمایہ جمع کروانا لازمی ہوتا ہے۔ جس کے بدلے میں مرکزی بنک اس کا آخری سہارا بنتا ہے جبکہ غیر فہرستی بنک پر نہ تو اس قسم کی کوئی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی مرکزی بنک اس کی مدد کا پابند ہوتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال3: تجارتی بنک کے چار اہم فرائض لکھیں؟ (ملتان بورڈ 2014-16)

جواب: 1- امانتیں جمع کرنا 2- قرضے جاری کرنا 3- ہنڈیوں کو بٹہ لگانا 4- زر کی بحفاظت سہل منتقلی

سوال4: پاکستان میں انتظام کے لحاظ سے امداد باہمی کے بنکوں کے مراحل بتائیں؟

جواب: 1- دیہی انجمن (گاؤں کی سطح پر) 2- سنٹرل کوآپریٹو بنک (ضلع کی سطح پر)
3- پروانشل کوآپریٹو بنک (صوبائی سطح پر)

سوال5: بنکوں میں جمع ہونے والی امانتوں کی اقسام بتائیں؟

جواب: 1- معیادی امانتیں 2- طلبی امانتیں یا کرنٹ اکاؤنٹ 3- بچت امانتیں (نفع ونقصان شراکتی کہلاتے)

سوال6: اعتباری زر کی تخلیق کی راہ میں کونسی بندشیں ہیں؟ (ملتان بورڈ 2017-18، ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: 1- نقدی کی ضرورت 2- ضمانتوں کی قلت 3- قرض داروں کی قلت 4- مرکزی بنک کی طرف سے پابندی

سوال7: اعتباری زر کی تخلیق کا فارمولا لکھیں؟ (ملتان بورڈ 2016، ڈی خان 2018)

جواب: اعتباری زر کی تخلیق = $\frac{\text{نئی امانت}}{\text{زر نقد کا تناسب}}$ یا نئی امانت × $\frac{1}{\text{زر نقد کا تناسب}}$

سوال8: طلبی امانتوں (کرنٹ اکاؤنٹ) کی وضاحت کریں؟ (ملتان بورڈ 2016، لاہور بورڈ 2017)

جواب: کاروباری لوگ ایسی امانتیں دن میں جتنی بار چاہیں بنک میں جمع کروا سکتے ہیں اور بنک سے رقم نکلوا سکتے ہیں۔ بنک ایسی امانتوں پر کوئی سود ادا نہیں کرتا بلکہ امین کے طور پر کام کرتا ہے۔

سوال9: ملائیشیا میں بلاسود بنکاری کا کیا کردار ہے؟

جواب: ملائیشیا کا مرکزی بنک 1958ء میں قائم ہوا۔ 1963ء میں حج کے خواہش مند لوگوں کے لئے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ جس کے اب 15 لاکھ سے بھی زیادہ حصہ دار ہیں۔ یہاں لوگ اپنی بچتیں جمع کرواتے ہیں اور حسب ضرورت لے لیتے ہیں۔ اس کا کل سرمایہ 2 ارب ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔

سوال10: کھلے بازار کے عمل سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2015-17، ساہیوال بورڈ 2017)

جواب: زر کی مقدار کو کنٹرول کرنے کے لیے مرکزی بنک جو طریقہ اختیار کرتا ہے اسے کھلے بازار کا عمل کہا جاتا ہے۔ مرکزی بنک زر کی رسد کو کنٹرول کرنے کے لیے اپنی کفالتیں، بانڈز وغیرہ کھلے بازار میں فروخت کر دیتا ہے لہٰذا پیسہ گردش سے نکل کر بنک کے پاس جمع ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس زر کی مقدار میں اضافہ کرنے کے لیے مرکزی بنک حکومت کی سیکیورٹیاں اباانڈز، کفالتیں وغیرہ ہے جس کے نتیجے میں معیشت میں زر کی رسد بڑھ جاتی ہے۔

سوال11: بنکوں کی اہم اقسام بتائیں۔ (ملتان بورڈ 2014-18)

جواب: 1- مرکزی بنک (نوٹ جاری کرنا، حکومت کا بنک، بنکوں کا بنک اور بازار زر کا ناظم) ہوتا ہے۔
2- تجارتی بنک (i) فہرستی (ii) غیر فہرستی
3- صنعتی بنک 4- زرعی بنک 5- قومی بچت بنک
6- امداد باہمی کے بنک 7- زر مبادلہ کے بنک 8- رہن کے بنک

سوال12: سعودی عرب کا بلاسود بینکاری نظام کے تجربہ پر روشنی ڈالیں۔

جواب: نیشنل کمرشل بینک سعودی عرب (NCB) 1953ء میں قائم ہوا۔ اس کی 161 برانچیں اسلامی بینکاری نظام کے تحت مستعدی سے اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ 1975ء میں اسلامک بینک دبئی بنا۔ اسی سال اسلامی ترقیاتی

بنک (IDB) قائم ہوا۔ کئی ملٹی نیشنل ادارے بشمول "البرکا گروپ" اسلامی بینکاری کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔

سوال 13: تین سطور میں مرکزی بنک کی تعریف کریں؟ (ساہیوال بورڈ 2016، لاہور بورڈ 2019)

جواب: مرکزی بنک ایک ایسا ادارہ ہوتا ہے جو کہ ملک میں کرنسی نوٹ جاری کرنے اور زر کی رسد کو کنٹرول کرنے کے لئے مکمل اختیارات رکھتا ہے۔ یہ بنک ملک میں بنکاری نظام کو بھی کنٹرول کرتا ہے اور ملک کے مفاد میں "زری پالیسی" اختیار کرتا ہے۔ نفع کمانا اس کے لئے ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔

سوال 14: نوٹ جاری کرنے کے اصول بتائیں؟ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: کرنسی نوٹ جاری کرنے کے دو اصول ہیں۔

1۔ معینہ حد کا اصول 2۔ متناسب محفوظ سرمائے کا نظام یا بینکنگ کا اصول

سوال 15: مرکزی بنک زر اعتبار کو کنٹرول کرنے کے لئے کونسے "مقداری طریقے" اختیار کرتا ہے۔

جواب: 1۔ بنک ریٹ پالیسی 2۔ کھلے بازار کا عمل

3۔ محفوظ سرمائے کے تناسب میں تبدیلی 4۔ راشن بندی یا کوٹہ سسٹم

سوال 16: وہ کونسے "وصفی طریقے" ہیں جن کی مدد سے مرکزی بنک زر اعتبار کو کنٹرول کر سکتا ہے؟

جواب: 1۔ اخلاقی اپیل 2۔ راست اقدام 3۔ اشتہار بازی 4۔ قرض جاری کرنے کی حد مختتم میں تبدیلی

سوال 17: راست اقدام سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر کوئی تجارتی بنک مرکزی بنک کی پالیسی پر عمل نہ کرے تو راست اقدام کے تحت مرکزی بنک اسے قرضہ دینے سے انکار کر سکتا ہے۔ اس کی ہنڈیوں کو دوبارہ بٹہ نہیں لگاتا نیز اسے اپنی فہرست سے نکالنے کی دھمکی بھی دے سکتا ہے۔

سوال 18: مرکزی بنک تجارتی بنکوں کا آخری سہارا کب اور کیسے بنتا ہے۔ تین سطور میں وضاحت کریں؟

جواب: جب تجارتی بنک لوگوں کو زیادہ مقدار میں قرض جاری کرنے یا ہنڈیوں کو زیادہ مقدار میں بٹہ لگانے کی وجہ سے امانت داروں کو ادائیگی کرنے میں مشکل میں پھنس جائیں تو مرکزی بنک انہیں ادھار دے کر یا ان کی ہنڈیوں کو دوبارہ بٹہ لگا کر ان کی مدد کرتے ہیں اور آخری سہارا ثابت ہوتے ہیں۔

سوال 19: مرکزی بنک کو بطور حکومت کا بنک کیا فرائض ادا کرتا ہے؟ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: کیونکہ حکومت کی تمام تر ادائیگیاں اور وصولیاں اسی بنک کے ذریعے ہوتی ہیں۔ یہ حکومت کا مالی مشیر ہونے کی حیثیت سے مالی امور کے بارے میں مشورے دیتا ہے۔ بین الاقوامی تجارت میں غیر ملکی ادائیگیوں کے لئے یہی بنک زرمبادلہ مہیا کرتا ہے نیز حکومت کی زری و مالیاتی پالیسی بنانے میں ایک رہنما کا کام کرتا ہے۔

سوال 20: شرح بنک پالیسی (بنک ریٹ) سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2018-16-15-2014، ساہیوال بورڈ 2019-2014، لاہور بورڈ 2019)

جواب: شرح بنک سے مراد سود کی وہ شرح لی جاتی ہے جو کہ مرکزی بنک عام تجارتی بنکوں کو قرضہ دیتے وقت یا ان کی ہنڈیوں کو بٹہ لگاتے وقت مقرر کرتا ہے۔ افراط زر کی صورت میں بنک ریٹ میں اضافہ اور تفریط زر کے دور میں اس میں کمی کی پالیسی اختیار کی جاتی ہے۔

سوال 21: چار ایسے ممالک کا نام بتائیں جو کہ بینکنگ کے اصول کے تحت نوٹ جاری کرتے ہیں؟

جواب: 1۔ امریکہ 2۔ جرمنی 3۔ پاکستان 4۔ فرانس

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال22: مرکزی بنک کے چار اہم فرائض بتائیں۔ (ساہیوال بورڈ 18-2015، ڈی جی خان 2016)

جواب:1- نوٹ جاری کرنے کی اجارہ داری۔ 2- بازار زر کا نظم۔
3- حکومت کا بنک اور مالی مشیر۔ 4- بنکوں کا بنک اور زر مبادلہ کا محافظ۔

سوال23: مرکزی بنک اور تجارتی بنک میں بنیادی فرق بتائیں۔

جواب: مرکزی بنک حکومت کا مالی مشیر ہوتا ہے۔ نوٹ جاری کرتا ہے' بازار زر کا محافظ ہوتا ہے' بنکاری نظام کے فروغ کے اقدامات کرتا ہے اور اس کے لئے نفع کمانا ثانوی بات ہے۔ جبکہ تجارتی بنکوں کا قیام ہی منافع کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ لوگوں سے امانتیں وصول کر کے' ضرورت مندوں کو قرضے جاری کرتے ہیں۔ نیز خود سرمایہ کاری کر کے اور زر اعتبار کی تخلیق کر کے منافع کماتے ہیں۔ نیز ہنڈیوں کو بٹہ لگا کر اور لاکرز کی خدمات فراہم کر کے بھی منافع کماتے ہیں۔

سوال24: میعادی امانتوں کی تعریف کریں؟ (ساہیوال بورڈ 2018)

جواب: میعادی امانتوں سے مراد ایسی امانتیں ہیں جو لوگ ایک مقررہ عرصہ کے لئے بنک کے پاس جمع کروا دیتے ہیں اور اس مخصوص یا مقررہ عرصہ سے پہلے نوٹس دیئے بغیر اس رقم کو بنک سے نہیں نکلوا سکتے۔ اس قسم کی امانتوں پر بنک عموماً زیادہ شرح سے سود ادا کرتا ہے۔

سوال25: قرض حسنہ سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014، ساہیوال بورڈ 19-2018، ڈی جی خان 19-2017)

جواب: مرکزی بنک کی ہدایت پر تجارتی بنک ضرورت مندوں کو کسی قسم کے منافع یا سود کے بغیر قرضے جاری کرتا ہے ایسے قرضے نہ صرف غیر سودی ہوتے ہیں بلکہ ان پر بنک کوئی سروس چارجز بھی وصول نہیں کرتے۔ قرض دار یہ قرض اس وقت واپس کر سکتا ہے جب وہ اس کی استطاعت رکھتا ہو اس قسم کے قرضے زیادہ تر طالبعلموں کو تعلیم و تربیت کے مقاصد کے لئے فراہم کیے جاتے ہیں۔

سوال26: ہنڈیوں پر بٹہ لگانا سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرض دار اور قرض خواہ کے مابین طے پائے جانے والا تحریری معاہدہ ہنڈی کہلاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ کہ قرض خواہ مقررہ تاریخ سے پہلے قرض دار سے رقم طلب نہیں کر سکتا۔ اگر اسے وقت سے پہلے رقم درکار ہو تو وہ کسی بھی تجارتی بنک سے اس ہنڈی کو فروخت کر کے رقم حاصل کر سکتا ہے۔ لہٰذا بنک کی ہنڈی کے بدلے قرض دینے کے عمل کو ہنڈی پر بٹہ لگانا کہتے ہیں اور وہ بنک ہنڈی خریدتے وقت اس پر سود یا کمیشن کی رقم کاٹ لیتا ہے۔

سوال27: مرکزی بنک کو بنکوں کا بنک کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: مرکزی بنک ملک کے بنکاری نظام کا سربراہ ہوتا ہے۔ ملک کے تمام بنک اس کے وضع کردہ اصول و ضوابط کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ یہ تجارتی بنکوں کی مالی مشکلات دور کرنے میں مدد دیتا ہے اور انتہائی مشکل وقت میں ان کے کام آتا ہے۔ اس لئے مرکزی بنک ملک کے بنکوں کا بنک کہلاتا ہے۔

سوال28: بنک میں جمع ہونے والی امانتوں کی اقسام بتائیں۔ (ملتان بورڈ 2017)

جواب: امانتیں درج ذیل قسم کی ہوتی ہیں۔

(i) معیاری امانتیں (ii) طلبی امانتیں (iii) بچت امانتیں (iv) نفع و نقصان شراکتی کھاتے

سوال29: بنک ڈرافٹ سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014، لاہور بورڈ 2019)

جواب: بنک ڈرافٹ بنک کی جاری کردہ ایسی دستاویز ہوتی ہے جس کے ذریعے لوگ اپنی رقوم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص متعلقہ بنک کے پاس بنک ڈرافٹ لے کر جاتا ہے تو بنک اسے ڈرافٹ پر تحریر کردہ رقم ادا کر دیتا ہے۔

سوال30: نفع ونقصان کا شراکتی کھاتہ کیا ہوتا ہے؟ (ڈی جی خان2019)

جواب: نفع ونقصان کا شراکتی کھاتہ(PLS) یہ نظام پاکستان کے سابقہ صدر جنرل ضیاء الحق نے1985ء میں شروع کیا۔اس کھاتے کے تحت امانت دار نفع ونقصان میں برابر کا شریک ہوتا ہے مگر بعض پیچیدگیوں کی بناء پر یہ نظام ناکام ہے پس کہا جاسکتا ہے کہ سود کا دوسرا نام منافع رکھ دیا ہے۔

سوال31: بنکوں کے حساب گھر سے کیا مراد ہے؟

جواب: مرکزی بنک کو حساب گھر اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بنک تمام تجارتی بنکوں کو مرکزی بنک کے دفتر میں دن میں ایک یا دو مرتبہ لین دین کے سلسلے میں ایک دوسرے سے حساب کتاب کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔لہٰذا اس طرح سے تمام بنکوں کی آپس میں ادائیگیوں اور وصولیوں کے سلسلہ میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

سوال32: میعادی کھاتے اور بچت کے کھاتے میں فرق بیان کیجئے؟

جواب: ایسی امانتیں جنہیں مقررہ عرصہ سے پہلے بنک سے نکلوایا جاسکتا ہے۔جن کی میعاد یا مدت کا انحصار امانت دار کی مرضی پر ہوتا ہے۔ایسی میعادی امانتیں حساب یا کھاتے میں رکھی جاتی ہیں۔بنک ان امانتوں پر سود ادا کرتا ہے۔

جبکہ بچت کے کھاتے میں رکھی جانے والی رقوم بچت امانتیں کہلاتی ہیں۔بنک ان امانتوں پر سود بھی ادا کرتا ہے۔ایسی امانتوں سے ہفتہ میں ایک یا دو بار مقررہ حد تک رقم نکلوائی جاسکتی ہے اور اگر اس سے زائد رقم کی ضرورت ہو تو بنک کو پہلے نوٹس دینا پڑتا ہے۔

سوال33: زری پالیسی سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ2014-15،ملتان بورڈ2017،ڈی جی خان2018)

جواب: مرکزی بنک بازار زر کے ناظم کے طور پر بھی کام کرتا ہے جہاں ایک طرف مرکزی بنک ملک میں کرنسی جاری کرتا ہے دوسری طرف اس کی یہ کوشش بھی ہوتی ہے کہ کرنسی کی مقدار ملک میں ضرورت کے مطابق رہے نہ وہ اتنی زیادہ ہو جائے کہ قیمتیں بڑھ جاتیں اور ملک میں افراط زر کی صورتحال پیدا ہو اور نہ ہی اتنی کم ہو کہ اس سے معیشت بحران کا شکار ہو لہٰذا یہ ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جس سے ملک میں زر کی مقدار ضرورت کے مطابق رہتی ہے اسے ہم مرکزی بنک کی زری پالیسی بھی کہتے ہیں۔

سوال34: بنک کی بیلنس شیٹ سے کیا مراد ہے؟

جواب: بنک کی بیلنس شیٹ کے دو خانے ہوتے ہیں۔ایک خانے میں بنک کے اثاثے اور دوسرے خانے میں واجبات درج ہوتے ہیں۔ان دونوں خانوں کا آپس میں برابر ہونا بنک کی بیلنس شیٹ کہلاتا ہے۔

سوال35: شراکت سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ2017،ملتان بورڈ2018)

جواب: کاروباری مقصد کے لئے دو یا دو سے زائد سے زائد افراد کا اکٹھا ہونا شراکت کہلاتا ہے۔اس قسم کے کاروبار میں حصہ داروں کی تعداد زیادہ سے زیادہ بیس ہوسکتی ہے۔یہ سب لوگ کاروبار کی نوعیت، حصص کی مالیت اور منافع کی تقسیم کے متعلق شرائط طے کر کے انہیں اقرار نامہ پر لکھ کر محفوظ کر لیتے ہیں اور سال کے آخر پر جو منافع ہوتا ہے اسے آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

سوال36: مبادلہ کے بنک سے کیا مراد ہے؟(ملتان بورڈ2014)

جواب: یہ بنک ملکی کرنسی کو غیر ملکی کرنسی میں بدلنے کا کام سرانجام دیتے ہیں اور کمیشن وصول کرتے ہیں۔یہ بنک درآمد کنندگان کو تجارتی لین دین میں آسانی کے لئے برآمدی تاجروں کی پیش کردہ غیر ملکی ہنڈیوں پر بٹہ لگا کر انہیں مالی وسائل مہیا کرتے

ہیں اور ڈرافٹ کی سہولت فراہم کر کے غیر ملکی ادائیگیوں کو آسان بنا دیتے ہیں پاکستان میں مبادلہ بنک کے فرائض نیشنل بنک آف پاکستان، مسلم کمرشل بنک، حبیب بنک وغیرہ ایجنٹ کے طور پر زرمبادلہ کا کاروبار کر رہے ہیں۔

سوال 37: کفالتوں سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: بعض اوقات حکومت عام لوگوں یا اداروں سے قرضہ کے عوض رسیدیں یا تحریری وعدہ دیتی ہے۔ حکومت کی یہ رسیدیں اور تحریری وعدے کفالتیں کہلاتی ہیں حکومت کی ان رسیدوں یا تحریروں پر قرض دینے والے کا نام قرض کی رقم، واپس ادائیگی کی تاریخ اور شرح سود درج ہوتی ہیں۔ ان رسیدوں یا تحریروں کو کھلے بازار یا سٹاک ایکسچینج میں کسی بھی وقت خریدا اور بیچا جا سکتا ہے۔

سوال 38: مرکزی بنک بحیثیت "بنکوں کا بنک" کی چار ذمہ داریاں لکھیں؟ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: (i) بنکوں کی امانتوں کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھنا۔ (ii) بنکوں کی ہنڈیوں کو دوبارہ رعایہ لگانا۔
(iii) بنکوں کے آپس کے لین دین میں حساب گھر کا کام کرنا۔ (iv) بنکوں کی کفالتیں اور حصص وغیرہ خریدنا۔

سوال 39: اوور ڈرافٹ سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2016)

جواب: جب بنک اپنے گاہک کو اپنی جمع شدہ امانت سے زیادہ رقم نکلوانے کی سہولت دے تو اسے اوور ڈرافٹ (Over Drafft) کا نام دیا جاتا ہے بنک صرف استعمال شدہ رقم کا ہی سود وصول کرتا ہے۔

سوال 40: زر اعتبار تخلیق کرنے کی چار ضروری شرائط لکھیے۔ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: ملک میں نظام بنکاری موجود ہو۔
تمام ادائیگیاں اور وصولیاں بنکوں کے ذریعے ہوں۔
لوگ اپنی امانتیں بنکوں میں جمع کروائیں۔
ہر بنک قانونی طور پر پابند ہے کہ وہ اپنے کل واجبات کا ایک خاص تناسب زر کی شکل میں اپنے پاس رکھے۔

سوال 41: تجارتی بنک کی تعریف کریں؟ (ملتان بورڈ 2014-16، ڈی جی خان 2016)

جواب: تجارتی بنک کا اہم مقصد منافع کمانا ہوتا ہے بنک لوگوں کی زائد رقوم کو بطور امانت اپنے پاس رکھتا ہے اور قرضداروں کو ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک خاص شرح سود پر قرضے کے طور پر دیتا ہے۔

سوال 42: قرضوں کی راشن بندی کیا ہوتی ہے؟ (ڈی جی خان 2018)

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ مرکزی بنک ہر تجارتی بنک کے لیے قرضے کی حد مقرر کر دیتا ہے ایسا افراط زر کے زمانے میں کیا جاتا ہے اس طرح تجارتی بنک خود بخود قرضوں کی مقدار کم کر دیتے ہیں جس سے اعتباری زر کی مقدار میں کمی آجاتی ہے۔

سوال 43: قرضوں کی راشن بندی سے کیا مراد ہے؟ (ڈی جی خان 2018)

جواب: مرکزی بنک پر تجارتی بنک کے لیے قرضے کی حد مقرر کر دیتا ہے ایسا افراط زر کے زمانے میں کیا جاتا ہے اس طرح تجارتی بنک خود بخود قرضوں کی مقدار کم دیتے ہیں جس سے اعتباری زر کی مقدار میں کمی آجاتی ہے۔

سوال 44: تخلیق زر سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2016-17، اور بورڈ 2019)

جواب: ایسا عمل جس کے ذریعے بنک اپنے پاس جمع شدہ امانتوں کی بنیاد پر ان سے کئی گنا زیادہ قرضے جاری کرتے ہیں ایسے تخلیق زر کہا جاتا ہے۔

سوال 45: بچت امانتیں کیا ہیں؟ (ملتان بورڈ 2015)

جواب: ایسی امانتیں عام طور پر لوگوں کی بچائی ہوئی رقوم پر مشتمل ہوتی ہیں جن پر بنک ایک خاص شرح سود یا منافع ادا کرتا ہے

ایسی امانتوں کو بنکوں سے نکلوایا نہیں جا سکتا بلکہ ہفتے میں ایک یا دو بار ایک خاص مقدار میں نکلوایا جا سکتا ہے یا پھر رقم نکلوانے سے پہلے نوٹس دینا ضروری ہے بنک ایسی امانتوں پر قرضوں کے مقابلے میں کم شرح سود یا منافع ادا کرتا ہے۔

سوال 46: غیر فہرستی بنک کی تعریف کیجیے۔

جواب: ایسے بنک جن کو کاروبار کرنے کے لیے مرکزی بنک سے اجازت نہیں لینا پڑتی۔ یہ کم سے کم سرمائے سے کاروبار شروع کرتے ہیں۔ ناسازگار حالات میں مرکزی بنک ان کی مدد نہیں کرتا۔ پاکستان میں کوآپریٹو بنک غیر فہرستی بنکوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

سوال 47: امدادِ باہمی کے بنک کی تعریف کریں۔ (ملتان بورڈ 2018-19)

جواب: یہ بنک محکمہ امدادِ باہمی کے تحت کام کرتے ہیں اور ان کا زیادہ تر سرمایہ اپنی مدد آپ کے تحت اکٹھا کیا جاتا ہے ان کے فرائض وہی ہوتے ہیں جو کہ ایک عام تجارتی بنک سرانجام دیتا ہے پاکستان میں یہ زیادہ تر دیہی علاقوں میں کاشتکاروں کو قرضے کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔

سوال 48: پاکستان میں ابتدائی طور پر بلاسود بنکاری کا نفاذ کن اداروں میں رائج کیا گیا۔

جواب: ابتدائی طور پر جولائی 1979ء میں تین مالیاتی اداروں میں بلاسود بنکاری کا نفاذ کیا گیا ہے۔

پاکستان سرمایہ کاری کارپوریشن (ICP)
قومی سرمایہ کاری ٹرسٹ (NIT)
تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن (HBFC)

سوال 49: طلبی اور بچت امانتوں میں کیا فرق ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: طلبی امانتیں کاروباری لوگ دن میں جتنی بار چاہیں بنک میں جمع کروا سکتے ہیں اور بنک سے رقم نکلوا سکتے ہیں بنک ایسی امانتوں پر کوئی سود ادا نہیں کرتا بلکہ امین کے طور پر کام کرتا ہے جبکہ بچت امانتوں سے مراد وہ امانتیں ہیں جو لوگ اپنی آمدنی سے رقوم بچا کر بنک میں جمع کرواتے ہیں۔

سوال 50: معینہ حد کے نظام اور متناسب محفوظ سرمائے کے نظام میں کیا فرق ہے؟ (ڈی جی خان 2019)

جواب: معینہ حد کے نظام کے تحت نوٹ جاری کرنے کی ایک حد مقرر کر لی جاتی ہے مرکزی بنک اس حد تک بغیر کوئی چیز ضمانت رکھے نوٹ چھاپ سکتا ہے جبکہ متناسب محفوظ سرمائے کے نظام کے مطابق جتنے بھی نوٹ جاری کیے جائیں ان کے بدلے ایک خاص نسبت سے سونا، چاندی یا زرمبادلہ بطور محفوظ سرمایہ رکھا جاتا ہے۔

پارٹ II: انشائیہ Descriptive Part

1- تجارتی بنک سے کیا مراد ہے؟ تجارتی بنکوں کے فرائض بیان کریں۔
2- تجارتی بنک اعتباری زر کی تخلیق کس طرح سے کرتے ہیں۔ کیا ان کے اس عمل پر کچھ بندشیں/حد بندیاں ہیں؟
3- بنکوں کی اہم اقسام پر بحث کیجئے۔
4- مرکزی بنک کے فرائض بیان کریں۔
5- سود کے بارے میں اسلام کا کیا تصور ہے۔